مناقب
خلفائے راشدینؓ
برائے فرم
ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب
کشمیری بازار و بل روڈ لاہور

Price Rs, 48/

مناقب کے ہیں لائق چار گوہر ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

الحمد للہ کہ کتاب ہذا

موسوم بہ

مناقبِ خلفائے راشدینؓ

جس میں

قدیم و جدید نامی گرامی شعرا کا کلام حقیقت التیام مشتمل بر مناقبِ چار جلیل القدر صحابۂ کرام نبی علیہ السلام جمع کیا گیا ہے اور یہ اس مضمون پر پنجاب میں پہلا مجموعہ ہے

مہتمبہ

خادمِ صحابہ کرامؓ ابوالافضل پیر غلام دستگیر نامی لاہوری

برائے قوم

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب اشاعت منزل بل روڈ لاہور کشمیری بازار چوک انار کلی

ملک محمد عارف خاں پرنٹر و پبلشر نے دین محمدی پریس لاہور میں چھپوا کر کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا۔

(قیمت ... روپیہ)

کتبخانہ دین محمدی کی بزرگانِ دین کے متعلق چند قابل قدر کتابیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
میلاد النبی ؐ دین محمدی	عہ ر	تحفۃ الابرار فضائل چار یار ؓ	۱۲ ر
نعت خاتم النبیین	۱۲ ر	الہام منظوم ترجمہ اردو فی حصہ	سے ر
نعت سید المرسلین	۱۲ ر	مثنوی مولانا روم ؒ ۶ حصہ	ے ر
مدینۃ الرسول	۳ ر	الفاروق شبلی	عا ر
غمخانہ یثرب	۳ ر	سوانح عثمان	۴ ر
دُرِّ یتیم	۴ ر	سوانح فاروق	۴ ر
ساقیٔ کوثر	۳ ر	حیدر کرار	زیر طبع
نعتِ رسول نما	۳ ر	نعت رسول	۱ ر
شمع رسالت	۳ ر	سرتاج الانبیاء	۹ ر
سوانح خواجہ معین الدین	۱۲ ر	پیغمبروں کے حالات	۶ ر
جلال صابر علاؤ الدین	۱۲ ر	ولیوں کے حالات	۹ ر
سوانح اویس قرنی ؓ	۱۲ ر	صدیق الرسول	۵ ر
بڑے پیر کی بڑی سوانحعمری	۱۲ ر	فاروق اسلام	۵ ر
آئینہ مسعودی	۱۲ ر	جامع القرآن	۴ ر
سوانح یوسف زلیخا	۶ ر	سرتاج زہرا	۵ ر
سوانحعمری رسول مقبول	عہ ۱۲ ر	محبوب سبحانی	۳ ر
تاریخ اسلام ۵ جلد یکجا مجلد سنہری	مشے ر	خواجہ حسن بصری ؒ	۱۰ ر
سیرت خالد بن ولید	عا ر	الایمان	۳ ر
تفسیر موضح القرآن اردو	مشے ر	بایزید بسطامی	۳ ر
تجرید البخاری اردو مجلد	عـــہ ۱۰ ر	خطبات دین محمدی	ہے ر
تذکرۃ الاولیاء اردو	سے ر	اقوال الرسول ۸ ر اقوال الاولیا	۸ ر

فہرست عنوانات مناقب خلفاءِ راشدین رضی اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین

(شروع میں تبرکاً حمد اور چند نعتیں بھی دی ہیں)

کوائف متعلق رسول کریمؐ و خلفائے راشدینؓ

اسم مبارک	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	سن شریف	مدفن
حضرت محمد رسول اللہ	۱۲ ربیع الاول ۵۲ قبل ہجرت	۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ	۶۳ سال حکم نبوت بعمر ۴۰ سال	گنبد خضرا مدینہ منورہ
حضرت ابوبکر صدیقؓ	۷ ذیقعد ۵۰ قبل ہجرت	۱۲ جمادی الاخری ۱۳ھ	۶۳ سال تفویض خلافت بعمر ۶۱ سال	؍؍
حضرت فاروق اعظمؓ	۲ ذیقعد ۴۰ ق ھ	۲۸ ذوالحجہ ۲۳ھ	۶۳ سال مدت خلافت دس سال	؍؍
حضرت عثمان ذوالنورینؓ	۱۰ شوال ۴۶ ق ھ	۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ	۸۱ سال مدت خلافت ۱۲ سال	جنت البقیع مدینہ منورہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ	۲ یا ۱۵ رجب ۲۳ ق ھ	۲۲ رمضان ۴۰ھ	۶۳ سال مدت خلافت ۵ سال	نجف

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی آلہ واصحابہ اجمعین

وجہ تالیف

تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے جس دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اس کو دنیا میں شائع کرنے کا سہرا صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے سر ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جب رحلت فرمائی تو اسلام سرزمین عرب میں پھیل چکا تھا مگر اکثر قبائل مرتد ہو گئے۔ ادائے زکوٰۃ سے انکار کر دیا اور چھوٹے نبیوں کے متبع ہو کر اسلام کو نابود کرنے پر تُل گئے ایسی خطرناک حالت کو سنبھالنا حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ ہی کا کام تھا۔ آپ نے نہ صرف عرب میں تجدید دین کی بلکہ بیرونِ عرب بھی اسلامی فتوحات کی داغ بیل رکھ دی اور وقت وفات اِسلام کے مفاد کی خاطر اپنے فرزندوں کو چھوڑ کر حضرت عمر فاروق اعظم کو خلافت کے لئے نامزد فرمایا جن کی اسلامی فتوحاتِ عظیم کا ایک زمانہ قائل ہے۔ ان ہر دو جلیل القدر خلیفہ رسولِ کریم کی نیک نیتی کا اثر ہے کہ ان کے مفتوحہ ممالک میں تا حال اسلامی رواج ہے عرب۔ عراق۔ شام۔ مصر۔ فلسطین۔ ایران پر مسلمان ہی حکمران ہیں۔ ان ہر دو کی سعادت کی کوئی انتہا ہے کہ زندگی میں بھی انہیں سرورِ کونینؐ کی معیت حاصل رہی اور وفات پاکر بھی ساتھ ہی رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جب ایک ایرانی مجوسی غلام نے مسجد نبوی میں بحالت نماز شہید کر دیا تو آپ نے بھی اپنے کسی بیٹے یا رشتہ دار کو مسلمانوں کو والئی امر نہیں

بنایا بلکہ اُن اصحاب میں سے کسی کو مقرر کرنے کی ہدایت کی۔ جن کے متعلق بارہا حضور نبی کریم صلعم جنت کی بشارت دے چکے تھے۔ چنانچہ حضرت عثمان ذوالنورین کا انتخاب عمل میں آیا۔ ان کے عہد میں بھی بے شمار ملک حلقۂ بگوشِ اسلام ہوئے۔ ان کو اسلامی باغیوں نے عین اُس وقت جبکہ آپ مشغولِ تلاوتِ قرآن تھے۔ بڑی بے رحمی سے شہید کر دیا۔ آپ کی بے گناہ خونریزی سے مسلمانوں میں خانہ جنگی کی بنیاد قائم ہو گئی۔ حضرت علیؓ کا پنج سالہ عہد اسی کی نذر ہو گیا اور خلافت راشدہ حضرت علیؓ کی شہادت پر ختم ہوئی مولانا جامی ٹھیک فرما گئے ہیں ؎

بود ختم الرسل نبیٔ عربی ۔ شد علیؓ خاتمِ ولایتِ وے

پس اِن خلفائے راشدینؓ کے امتِ مرحومہ پر جو احسان ہیں۔ اِن کے شکریہ سے ہم عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ لاہور میں چند سال ہوئے احسان شناس مسلمانوں نے یوم خلفاء راشدینؓ منانے کی بنیاد رکھی۔ اس غرض کے لئے دو انجمنیں قائم ہوئیں۔ ایک معین اسلام جو انعقاد جلسہ کرتی اور دوسری دائرۃ الاصلاح جو خلفائے راشدینؓ کے محاسن و مناقب کو شائع کرتی۔ کئی سال یہ سلسلہ جاری رہا آخر کارکنوں کی غفلت کی وجہ سے اِس میں سستی پیدا ہو گئی۔ جلسے بند ہو گئے اور رسالے ملتوی۔ اِس سال میں نے خلفاء راشدین کے دن منانے کی تجدید کی چنانچہ برکت علی اِسلامیہ ہال میں ۲۲ جمادی الاُخریٰ کو بڑا پُر رونق جلسہ ہُوا جس میں حضرت صدیق اکبرؓ کے مناقب نظم و نثر میں بیان کئے گئے۔ اِس سے متاثر ہو کر مولانا خلیل احمد صاحب مدیر معاون روزنامہ احسان لاہور نے مشورہ دیا کہ پنجاب میں جامع مناقبِ خلفاء راشدین کوئی کتاب نہیں نظمیں فراہم کر کے شائع کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اخبارات میں اشتہار دیا گیا اور بہت سی نظمیں جمع ہو گئیں۔ چند احباب نے مختلف شعرائے کرام کی شائع شدہ نظموں کو شامل کرنے کا مشورہ دیا جو بہ شکریہ قبول کیا گیا۔ آج میں کئی ماہ کی مسلسل کوشش کے بعد اس قابل ہُوا ہوں کہ مجموعہ مسلمانوں کے سامنے پیش کر سکوں۔ خدا

اس سعی کو مشکور فرمائے اور مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اس کا دلی شوق سے مطالعہ کریں اور جلسے منعقد کر کے خوش الحان اشخاص سے انہیں پڑھوائیں۔ اسلاف کے کارنامے بیان کرنا قوموں کی زندگی کا ثبوت ہے۔ اور مسلمانوں کو تو اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ ان کے بزرگوں کی بے لوث خدماتِ دین، دنیا میں مثال نہیں رکھتیں۔ اُن کو کتابوں کے دفینوں سے نکال کر منظرِ عام لانا چاہیئے۔ تاکہ نوجوانوں میں حرارتِ اسلامی پیدا ہو اور وہ اسلاف کے نقشِ قدم پر چل کر عظمتِ پارینہ حاصل کر سکیں۔

شکریہ - میں اس مجموعے کی تدوین کے سلسلے میں میاں عبدالمجید صاحب ازل لاہوری مولانا خدابخش صاحب اظہر امرت سری مدیر معاون اخبار زمیندار۔ ملک مراتب علی صاحب تائب مدیر معاون اخبار شہباز اور مسٹر محمد خلیل صاحب بی۔ اے آنرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے نظموں کی ترتیب و تصحیح میں میری مدد کی اور آقائے بیدار بخت ایم۔ اے پرنسپل کا بھی جنہوں نے انتخاب کے لئے طبع شدہ نظموں کا پتہ دیا۔

میں ملک محمد عارف فرزند رشید ملک دین محمدؐ صاحب مرحوم کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس مجموعے کو جلد چھاپنے کا وعدہ کر کے میرا شوق پورا کیا اور مسلمانوں کو اس سے مستفید ہونے کا موقع دیا۔ ان کی فرم بہت سی نادر اسلامی کتابوں کو شائع کر کے بہت کم نفع پر ہدیہ کرنے کے سبب مشہور ہے۔ خدا ان میں یہ خوبی قائم اور توفیق شاملِ حال رکھے۔ آمین ٭

غلام دستگیر نامیؔ

مناقب خلفائے راشدین رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین

مناقب جمع ہے منقبت کی جس کے معنے ہیں ہنر اور تعریف اور اصطلاح میں یہ لفظ اہلبیت اور صحابہ کبار رضؓ کے محامد اور ثنا میں مستعمل ہے۔ قرآن پاک میں کئی جگہ خلفاء راشدین کے اوصاف حمیدہ کا اشارتاً ذکر ہے مثلاً حضرت صدیق اکبرؓ کی شان میں اُولو الفضل اور ثانی اثنین (سورہ نور میں) اور سورت وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى اور سورہ فتح کے اخیر میں وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا سے حضرت ابوبکرؓ کی رفاقت النبی۔ حضرت عمرؓ کے کفار پر غلبہ و قہر اور حضرت عثمانؓ کی صلہ رحمی اور حضرت علیؓ کی عبادت کی طرف اشارہ ہے اور پھر اسی آیت میں صحابہ کرام کو لہلہاتی اور پکی ہوئی کھیتی سے نسبت دی گئی ہے۔ جسے دیکھ کر مالکِ زرع خوش ہو اور ان کے حاسدوں کو کافر کہا گیا ہے۔ اسی طرح آیت مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ کا اشارہ حضرت علیؓ کی طرف بیان کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے خدائی تقرب کی دلیل اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ جن چیزوں کے لئے انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا اسی کے مطابق احکام الٰہی نازل ہوئے مثلاً مقام ابراہیم کا مصلے بنائے جانا۔ ازواج نبی علیہم الصلوٰۃ کے لئے خاص کر پردہ کا حکم ہونا اور قیدیانِ بدر کے متعلق رائے فاروقؓ سے اتفاق وحی اور کم از کم بارہ امور جیسا کہ صاحب ریاض نے ذکر کیا ہے۔

(۱) احادیث نبی در فضیلت صدیق اکبرؓ۔ (۱) لو كنت متخذ خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا ولكنه اخی وصاحبتی الخ (مسلم) یعنی اگر میں کسی کو دوست اختیار کرتا تو ابوبکرؓ کو کرتا مگر وہ تو میرا بھائی اور صاحب اسلامی اور رفیقِ غار ہے۔ (۲) قال لی رسول اللہ صلعم فی مرضہ الخ (مسلم) یعنی عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے مرض رحلت میں

میں فرمایا کہ اپنے والد ابوبکرؓ اور بھائی (عبدالرحمن) کو بلاؤ تاکہ ان کے لئے لکھا دوں۔ تاکہ کوئی آرزومند یہ خواہش نہ کرے اور کہے کہ میں ہی مستحق (خلافت) ہوں اور اللہ اور مؤمنین ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کو نہیں چاہتے۔ (۳) انت صاحبی فی الغار وصاحبی علے الحوض (ترمذی) اے ابوبکرؓ تم میرے غار کے اور حوض کوثر کے ساتھی ہو۔ (۴) انت عتیق اللہ من النار (ترمذی) یعنی اے ابوبکرؓ تم کو اللہ نے دوزخ سے آزاد قرار دے دیا ہے۔ اس ارشاد نبوی کی رُو سے آپ بلقب عتیق مشہور ہوئے۔ (۵) انك یا ابابکر اوّل من یدخل الجنۃ من امتی (ابوداؤد) یعنی اے ابوبکرؓ میری اُمت سے جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا وہ تم ہو۔

(ب) در فضیلت فاروق اعظمؓ۔ (۱) ان اللہ جعل الحق علے لسان عمر وقلبہ (ترمذی) یعنی اللہ تعالےٰ نے عمرؓ کی زبان اور دل میں حق رکھ دیا ہے۔ (۲) اللھم اید الاسلام بعمر (احمد) یعنی دعا کی رسول اللہ صلعم نے کہ یا اللہ عمرؓ کو مشرف باسلام کرکے اسلام کو قوت بخش۔ ؎ مقبول ہیں ابرو کے اشارے پہ دعائیں ✦ کیوں تیر کماندار نبوت کا خطا ہو۔ اس دعا کا اثر تھا کہ اسلام عمرؓ سے مسلمان کے گھر فرح وانبساط کا مہبط بنے اور کفار کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئیؑ۔ (۳) لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب (ترمذی) اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا۔ (۴) ان الفتنۃ لاتظھر ما دام عمر حیا یعنی عمرؓ کے ہوتے کبھی فتنے نہیں اُٹھ سکتے۔ (۵) سراج اھل الجنۃ عمر۔ یعنی عمرؓ اہل جنت کا چراغ ہے۔ (۶) الفاروق بین الحق والباطل۔ یعنی عمرؓ حق اور باطل کو الگ کرنے والا ہے۔ (۷) اوّل من یصافحہ الرب یوم القیامۃ عمرؓ۔ یعنی حق تعالےٰ قیامت کے دن سب سے پہلے عمرؓ سے مصافحہ کرے گا۔

درمناقب شیخین (۱) ابوبکر وعمر سید اکھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین

؎ دعائیں مانگ کر جس کو دلائی دولت دینی ✦ ہوا طالع اُسی سے آفتاب صولت دینی۔ نامی

الا النبیین والمرسلین (ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ علیؓ سے روایت درج کی ہے)
یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ ادھیڑ عمر (فوت ہونے والے) جنتیوں کے سردار ہیں خواہ وہ پہلی امتوں
کے ہوں یا اِس اُمت کے نبیوں اور پیغمبروں کے سوا۔ (۲) فاقتدوا باللذین من
بعدی ابوبکر وعمر (ترمذی) یعنی میرے بعد پیروی کرنا دو شخصوں ابوبکرؓ و عمرؓ کی۔
(۳) انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج ذات یوم ودخل المسجد وابوبکر وعمر
احدھما عن یمینہ والاخر عن شمالہ وھو آخذ بایدیھما فقال ھکذا انبعث
یوم القیمۃ (ترمذی) یعنی ایک دن حضور صلعم ابوبکرؓ و عمرؓ کا علی الترتیب دائیں بائیں ہاتھ میں
ہاتھ دیئے داخلِ مسجد ہوئے اور فرمایا کہ ہم قیامت کے دن بھی اسی طرح مبعوث ہونگے
(۴) ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم رائی ابابکر وعمر فقال ھذان السمع والبصر (ترمذی)
یعنی حضور انور صلعم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ دونوں بمنزلہ میری شنوائی اور بینائی
کے ہیں۔ (۵) ما من نبی الا ولہ وزیران الخ یعنی ہر نبیؐ کے اہل آسمان اور زمین میں سے
دو دو وزیر ہوتے ہیں۔ اور میرے آسمانی وزیر جبرئیل اور میکائیل ہیں۔ اور زمین پر ابوبکرؓ
اور عمرؓ +

فضیلتِ حضرت ذوالنورین۔ (۱) لکل نبی رفیق ورفیقی یعنی فی الجنۃ عثمان (ترمذی)
یعنی ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمانؓ ہے۔ (۲) ما علی عثمان
ما عمل بعد ھذا (ترمذی) یعنی اس نیکی کے بعد عثمان کو ضرر نہ دے گی کوئی چیز جو وہ کرے
یہ کلمہ حضورؐ نے دوبار برسرِ منبر اُس وقت فرمایا جب غزوہ تبوک کے جیشِ عسرت کی
تیاری کے لئے حضور نے چندے کی اپیل کی۔ اور حضرت عثمانؓ ایک سو ساز و سامان سے
آراستہ اونٹوں پر اضافہ کرتے ہوئے تین سو تک پہنچے اور جب ان پر ہزار دینار بھی
بڑھا لئے تو حضور نے فرمایا۔ ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم یعنی اِس دن کے بعد عثمانؓ
کو کوئی عمل باعثِ ضرر نہ ہوگا۔ یہ کلمہ دوبارہ دوہرایا۔ (۳) لیدخلن بشفاعۃ عثمان

سبعون الف کلھم استوجب النار۔ یعنی عثمان کی شفاعت سے ستر ہزار سزوارِ جہنم داخلِ بہشت ہوں گے۔ ان نیکیوں کے علاوہ حضرت عثمانؓ کا مدینہ میں بیرِ رومہ کو یہودی سے خرید کر مسلمانوں پر وقف کرنا مسجد نبوی کی توسیع کے لئے زمین خرید کر دینا اور جیش عسرت ...... کی تیاری کے لئے گراں قدر مدد دینا اور ان کے عوض حسب ارشادِ نبوی نعمائے جنت کا مستحق ہونا۔ پھر حضور انور صلعم کا بیعتِ رضوان کے موقع پر ان کی غیر حاضری میں اپنے دائیں ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر ان کو شریک بیعت کرنا۔ ایسے فضائل ہیں جو شیخینؓ کے بعد ان کا درجہ سب سے بلند بناتے ہیں۔

در فضیلت حیدر کرارؓ۔ (۱) ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن (ترمذی) یعنی علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے (اخلاص۔ یگانگت اور نسبی مشارکت کی وجہ سے) اور وُہ ہر مومن کا دوست ہے۔ (۲) من کنت مولاہ فعلی مولاہ (احمد اور ترمذی) جس شخص کا میں دوست ہوں (مثل ابوبکرؓ و عمرؓ وغیرہ کے) علیؓ بھی اُس کا دوست ہے۔ (۳) انا دار الحکمۃ وعلی بابھا (ترمذی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے) یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اُس کا دروازہ ہے۔ اور خبر فردوس میں یہ حدیث یوں آئی ہے۔ انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسھا وعمر حیطانھا وعثمان سقفھا وعلی بابھا۔ یعنی میں علم کا شہر ہوں۔ ابوبکرؓ اُس کی بنیادیں عمرؓ دیواریں۔ عثمانؓ چھت اور علیؓ دروازہ۔ (۴) اقضاکم علی یعنی تم سب سے بڑا قاضی علیؓ ہے۔ نیز حضور نے علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا لحمک لحمی ودمک دمی فرمایا یعنی ہم دونوں کا خون اور پوست (بوجہ ایک دادا کی اولاد ہونے کے) ایک ہے۔ اور اسی طرح دربارۂ اخوت ایک دفعہ حضورؐ نے آپ کو ہارون سے مثال دی جو حضرت موسیٰ کے بھائی تھے۔ اور ساتھ ہی فرمادیا کہ لا نبی بعدی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تاکہ کوئی غلط فہمی میں نہ پڑے۔

الف۔ مجالس مناقب کا انعقاد۔ باقی رہا مجالس منعقد کر کے مناقب صحابہؓ بیان کرنے کا

سوال ۔ سو یہ اسوۂ نبی علیہ اسلام سے ثابت ہے کہ حضور نے حضرت حسان سے مجلس میں منقبت صدیق اکبرؓ سنی اور خوش ہوئے ۔ (اس کا ترجمہ اس مجموعے میں تبرکاً شامل کر دیا گیا ہے) پس ثابت ہو گیا کہ مناقب صحابہؓ بیان کرنا باعث خوشنودی سرور کونینؐ اور موجب برکت و ثواب ہے ۔ اور مسلمان اس پر ہمیشہ عامل رہتے ہیں ۔ چونکہ ایسی مجلسوں کا رواج پنجاب میں کم ہے ۔ اس لئے اس طرف شعرائے اسلام کی توجہ بھی کم ہے ۔ اگر یہ رواج عام ہو گیا تو مناقب نویس شاعر یہاں بھی پیدا ہو جائیں گے ۔

میں نے حسب مشورہ مولانا عبدالمجید سالک مالک اخبار انقلاب کوشش کی ہے کہ ایسی نظمیں فراہم کی جائیں جن میں نتیجہ خیز صحیح تاریخی واقعات مذکور ہوں ۔ الحمد للہ میں اس میں بھی ایک حد تک کامیاب ہو گیا ہوں ۔

امید ہے یہ مجموعہ دیگر شعرائے اسلام کی ترغیب کا موجب ہو گا اور ہم اسی موضوع پر دوسرا حصہ بھی پیش کر سکیں گے ۔ چند ایک چیدہ نعتیں بھی تبرکاً شامل کی گئی ہیں اور بعض اس لئے بھی کہ اُن کے ساتھ ہی مناقب پیوستہ تھے ۔

ابو الافضل غلام دستگیر نامی مکاندار چلّہ بی بیاں لاہور
متولی اوقاف اشرف نزیل رتہ پیراں ضلع شیخوپورہ

شنبہ ۲ رمضان ۱۳۶۴ھ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۴۵ء

اَلحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلمین

(از ابوالافضل غلام دستگیر نامی ولادت سنہ ۱۳۰۰ھ ۱۸۸۲ء)

تیری بادشاہی ہے دونوں جہاں میں — تیرا حکم جاری ہے کون و مکاں میں
تجھے جلوہ گر ہر جگہ میں نے پایا — چھپا گرچہ تو پردۂ لامکاں میں
عیاں تیری قدرت ہے دشت و جبل پر — تیرا فیض جاری ہے کون و مکاں میں
تڑپ برق میں نور تیرا قمر میں — چمک خور میں خوشبو تیری بوستاں میں
تری تیری شبنم میں، پتوں میں سبزی — نزاکت گلوں میں تکلم زباں میں
ہوا کو سبب زندگی کا بنایا — پرندوں کو تھامے ہے تو آسماں میں
غریبانِ دشت و سمندر کی خاطر — جلائے ہیں تو نے دیئے آسماں میں
بنایا جو ہم کو محمد کی اُمت — ہوئے ہم ہیں ممتاز سارے جہاں میں

تیری ذات یارب ہے اعلیٰ و ارفع
وہ کیا آئے نامی کے وہم و گماں میں

ولہٗ

ہیں نبیؐ چاند تو اصحابؓ ہیں تارے سارے

ہیں نبیؐ چاند تو اصحابؓ ہیں تارے سارے
رہبر ہیں یہ اللہ کے پیارے سارے

نورِ احمدؐ سے جہاں تاب ہیں خورشید و قمر
اور اسی نور سے روشن ہیں ستارے سارے

تھا عرب بگڑا عجم بگڑا، زمانہ بگڑا
جو بھی بگڑے تھے محمدؐ نے سنوارے سارے

مثلِ بوجہل وابولہب جو دشمن اُٹھے
زندگی ہی میں نبیؐ کی گئے مارے سارے

وہ ابوبکرؓ و عمرؓ اور وہ عثمانؓ و علیؓ
خدمتِ دیں سے ہیں مخدوم ہمارے سارے

یہی اصحابِؓ محمدؐ تھے جنہوں نے واللہ
طاعتِ حق میں ہی ایام گذارے سارے

سعدؓ و خالدؓ سے جری جب ہوئے احمدؐ کے غلام
جتنے پھر آئے عدو سامنے ہارے سارے

اہلبیت احمدِؐ مرسل کے ہیں کشتی کی مثال
رہنما اس کے صحابہؓ ہیں یہ تارے سارے

چڑھ کے اِس کشتی پہ اِن تاروں کو رہبر پکڑا
اہل کشتی لگے با امن کنارے سارے

یا نبیؐ ہم کو نہیں خوفِ حوادث ہرگز!
جیتے ہیں دہر میں ہم تیرے سہارے سارے

کیوں رکھے ناجیؔ حامد نہ امید بخشش
اُمتی جبکہ محمدؐ کو ہیں پیارے سارے

ہر دو عالم کو محمدؐ! ہے ضرورت تیری

(از صاحبزادہ محمد ابوبکر ہاشمی خورنعہٗ اسیر اسلامیہ کالج لاہور)

ہر دو عالم کو محمدؐ! ہے ضرورت تیری
سارے سنسار کو مطلوب ہے رحمت تیری

سارے نبیوںؑ سے تیرا مرتبہ ہے جبکہ بڑا
کیوں نہ رتبے میں بڑھے خلق سے اُمت تیری

صدق صدیقؓ کو بخشا تو عمرؓ کو سطوت
اور عثمانؓ کو حیا بھی ہے عنایت تیری

سعدؓ اور حیدرؓ و خالدؓ کی دلبری ساری | یا محمدؐ تھی حقیقت میں کرامت تیری
تا ابد بن گئے وہ دونوں مصاحب تیرے | کی جنھوں نے تھی بڑی دین میں خدمت تیری
اس قدر صاف تھا صدیقؓ کا آئینۂ دل | کہ بیک دم ہوئی نقش اس میں صداقت تیری

تیرے صدیقؓ کا ہمنام ابوبکرؓ ہے یہ
جاگویؔ قلب میں کیوں ہو نہ عقیدت تیری

مقامِ محمدؐ

(از مولانا ظفر علی خاں صاحب مدیر اخبار زمیندار لاہور)

زمانے میں چمکا ہے نام محمدؐ | ہوئی روکش صبح شامِ محمدؐ
نہ پہنچے وہاں جبرئیلِ امیں بھی | بلند اس قدر ہے مقامِ محمدؐ
میرا منہ لیا چوم روح الامیں نے | لیا میں نے جس وقت نامِ محمدؐ
پلایا ہے بھر بھر کے ساقی نے مجھ کو | خدا کے خمستاں سے جامِ محمدؐ

فقط دو حقائق پہ دنیا ہے قائم
بقائے خدا و دوامِ محمدؐ

رباعیات نعتیہ

(از میر ناصر علی دہلوی متوفی سنہ ۱۱۰۹ھ)

پیش از ہمہ شاہانِ غیور آمدہ | ہر چند کہ آخر بہ ظہور آمدہ
اے ختمِ رسلؐ قربِ تو معلومم شد | دیر آمدہ زراہِ دور آمدہ

نہ بود عالم و آدم کہ بود جوہرِ تو ! | نہ بود چرخ کہ می جست برقِ اخترِ تو
خدائے نغمۂ لولاک کرو نعت ترا | تو ئی پیمبرِ حق، انبیا پیمبرِ تو !

نعت نبی علیہ السلام واوصاف صحابہ کرامؓ

(از حضرت شاہ محمد حسن اشرف الہ آبادی مرحوم)

ہر دو جہاں قربانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
انس وملک حیرانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ماہ ز رویش ہست منور مشک ز زلفش گشت معطر
بہ ہمہ شئے فیضانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

لعل لبانش چشمۂ حیواں عارضِ پاکش صفحۂ قرآں
عینِ حیا چشمانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

جملہ ملائک جملہ رسولاں جملہ ولی وجملہ شہیداں
ذلہ ربائے خوانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

صدق وصفا وزہد واماںت خوف ورجا ولطف وکرامت
وصفِ ہمہ یارانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

جان ودلِ من ونثارش رحمتِ حق بر جملہ یارش رضؓ
خوار واذل عدوانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

اشرفِ مسکیں بر سر کویش ہست فتادہ در غمِ رویش
نیست بجز شوقانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ایضاً

(از امیر خسرو دہلوی متوفی ۷۲۵ھ صاحب مطلع الانوار)

داد بہ شرف کردہ بخیر المآب
شیر خرد خوردہ ز امُّ الکتاب (لوح محفوظ)

از حسن و لالہ آں بوستاں
داد شمامہ بکفِ دوستاں

آنچہ ز سر چشمۂ مقصود ریخت
نیم کش خود بہ ابوبکرؓ ریخت

دور کز اں ساقیِ بے جور بود
عدلِ عمرؓ نیز دراں دور بود

ز آبِ حیاتش کہ دمادم رسید
قطرہ بر آں ابرِ حیا ہم رسید (عثمان)

جام شرابے کہ پیغمبر بخورد!
جرعۂ از اں جامِ علیؓ نیز برد

بر دگراں داد از اں خم نمے
تا بہ نمے شیفتہ شد عالمے

نعتِ مقبول

(از حضرت پیر قلندر شاہ ولی مدفون رتہ پراں ۱۲۴۸ھ ۱۸۳۲ء بعمر ۶۳ سال)

شُد برقِ دلم عشق مہ روئے محمدؐ | جان است فدا روز و شبم سوئے محمدؐ
زیں گونہ دل آشفتہ و احوال پریشاں | ہستیم بشوقِ خمِ گیسوئے محمدؐ
در دل نہ تمنائے گلستانِ بہشت است | واللہ بجز آرزوئے کوئے محمدؐ
جان می دہم از جوششِ ایں تشنہ لبی آہ | کو آبِ دمِ تیغ و دو آبروئے محمدؐ
بہرِ منِ دلِ خستہ ز بستانِ مدینہ | اے بادِ صبا آر گلِ بوئے محمدؐ
صد جوئے رواں است ازیں دیدہ خونبار | در آرزوئے دیدنِ ابروئے محمدؐ

از ہجر قلندر چو رسم آہ بہ طیبہ
ما ایم و گدائیست دراں کوئے محمدؐ

نبی پاک کی پاک کُن صحبت

(از ابو الفضل غلام دستگیر نامی)

روغنِ کنجد کو خوشبو دار پا کر میں نے کل | پوچھا تجھ میں ایسی خوشبو یہ کہاں سے آگئی
وہ لگا کہنے تلوں کو جن سے ہے میرا وجود | صحبتِ گلہائے خوشبو کچھ میسّر آگئی
تل رہے مل کر جو اِن پھولوں میں چند اس طرح | ان کی خوشبو اُن کو سر سے پاؤں تک مہکا گئی
جب تلوں پر یہ ہوا پھولوں کی صحبت کا اثر | طیب خوش تھی جو گلوں میں وہ تلوں میں آگئی
ان سے بڑھ کر تھی اثر میں صحبتِ خیر البشرؐ | جو قلوبِ یخ زدہ کو ایک دم گرما گئی
ابرِ رحمت بن کے یکدم ہوگئی وہ عطر پاش | شرک کی کالی گھٹا تھی جو عرب پر چھا گئی
کفر کے حامی جو تھے خادم بنے اسلام کے | اُن کی کایا صحبتِ فخرِ رسلؐ پلٹا گئی

ہاں اسی مضمون پر اس وقت اے نامیؔ مجھے
شیخ سعدی کی حکایت خوب ہی یاد آ گئی

گِل خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دستِ محبوبے بدستم

بدو گفتم کہ مُشکی یا عبیری
کہ از بوُئے دل آویزِ تو مستم

بگفتا من گِلے ناچیز بودم
ولیکن مدتے با گُل نشستم!

جمالِ ہم نشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

رہی پھولوں میں جب کچھ دیر مٹی
معطر ہو گئی وہ بوئے گُل سے

رسول اللہ کی صحبتِ یقیناً
مؤثر تر تھی گُل سے بلکہ کُل سے

ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ کو
نہ کیوں تشبیہ دوں میں چار قُل سے

یہ چاروں مصطفےٰؐ کے دین کے رکن
بڑھے ہیں فیضِ ہادیِ رسُل سے

نبیؐ کے پاس ہے جو اُن کا رتبہ
نہ کم ہوگا کسی کے شور و غُل سے

گلستاں سے مثال اک اور نادر
سُناتا ہوں تمہیں بانگِ دہل سے

جامۂ کعبہ را کہ می بوسند
نہ کہ از کرم پیلہ نامی شُد

با عزیزے نشست روزے چند
لاجرم ہمچو او گرامی شد

کرمِ ریشم سے جامۂ کعبہ
کسی صورت نہیں ہُوا نامی

بلکہ کعبہ کے فیضِ صحبت سے
ہو گیا ہے گرامی و سامی

ہر ورق کے فیضِ صحبت سے
چار یار نبیؐ گرامی ہیں

ان کی تعظیم ہم بجا لا کر
کرتے تحصیل نیک نامی ہیں

شمائلِ چمنِ رسالت

(از افصح الفصحا حکیم مومن خاں دہلوی متوفی ۱۲۶۸ھ)

وہ کون احمدؐ مرسل، شفیعِ ہر دو سرا
جو خَلق کا سبب اور باعثِ معادِ نفوس

جہاں مطاع شہنشاہِ آفتاب نشاں
فلک سریرو قمر طلعت و ملک ناموس

سنے ہے دورِ عدالت میں اسکے شیر غریں
شباں کی ضربتِ بیجا سے نالش جاموس

کرم میں دوں اسے نیساں سے کسطرح تشبیہ
کروں میں جان کے کیوں کر ترقی معکوس

کہ جن کی بخشش یک روزہ کو وفا نہ کریں
ہزار سالہ گہر ہائے قلزم و قابوس

ترے ہے فیض سے ہر قطرہ آبیارِ عجوس
ترے ہے نور سے ہر ذرہ جلوہ زارِ شموس

ہمیشہ عفو ترا طالب گنہ گاراں
مدام رحم ترا دردمند کا جاسوس

دو نیم ہوں تیری شمشیر کے تصور سے
بسانِ ساغر خورشید کاسہ ہائے رؤس

اگر کہے مدد اے یا محمدِ عربی
صفیرِ مرگ ہو رستم کو کو نعرۂ لاکوس

مخالفوں کو ترے دو جہاں جہنم ہے
کہ تاب مہر سے جلتے رہے ہیں یاں بھی مجوس

ظہور میں ہوئی تقدیم انبیا کہ نہ تھا
ترے وسادۂ دولت پہ احتمالِ جلوس

نعت دل افروز

(از مولانا سید محمد محسن صاحب کاکوروی متوفی ۱۳۲۳ھ بعمر ۸۱ سال)

ہوا عالم منور صبح میلادِ پیمبر میں
بسا ہے نالۂ جاں سوزِ بلبل تک گُل تر میں

بھری ہے شوکتِ شاہنشہی اللہ اکبر میں
اذاں کی پنج نوبت بج رہی ہے ہفت کشور میں

میانِ بدر شمشیر ہلالی اس قدر چمکی!
کہ اب تک چاندنی پھیلی ہوئی ہے ہفت کشور میں

عیاں فرما کے نورِ علمک مالم تکن تعلم
کلامِ پاک کے تارے اتارے قلبِ انور میں

جوانِ ہاشمی کس شان سے بالائے عرش آیا
کہ آئی سُفت پشتِ آسمانِ پیر چکر میں

بقرب قاب قوسین آپ پہنچے تو نہ تھا باقی
ہم یک تیر کا چلہ کماں کش اور کماں گر میں

خدا کا نام حق ہے مصطفے کا نام بھی حق ہے
نہاں سر حقیقت ہے مجازِ ذاتِ اطہر میں

تیرے ہی نور سے نکلے زمین و آسمان بیشک
نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک معدن میں

دم شمشیر ہو تیرے اصحابؓ مکرم ہیں
کمال آل ابراہیم، تیری آل اطہر میں

تیرے اقبال سے شان سلیمانی و داؤدی
ہوئی یکجا ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ میں

عجب کیا گر کہیں حضرتؐ نے امت کی حفاظت کا
مچلکا لے لیا دوزخ کے کارندوں سے دم بھر میں

کراماً کاتبین امید تشریف شفاعت میں
کہیں لکھ دیں نہ نام اپنا گنہگاروں کے دفتر میں

غرض ہر جا شفیع و رحمۃ للعالمین تو ہے
زمیں میں، آسماں میں، جنت الماویٰ میں محشر میں

درود غیر محدود آپ کی ذات معظم پر
تسلسل رشتہ ہے جب تک ابد کے سلک گوہر میں

سلام غیر محدود آل و اصحابؓ مکرم پر
دوام عیش ہے جب تک بہشت روح پرور میں (ملخصاً)

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ

(از مولانا ظفر علی خاں صاحب بی۔اے)

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا نور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکان فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یاران نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

نعت و مناقب مندرجہ کتاب منطق الطیر

(از حضرت خواجہ فریدالدین عطار جنہیں ۶۲۶ھ ۱۲۲۸ء میں تاتاریوں نے شہید کیا

خواجۂ دنیا و دیں گنجِ وفا — صدر و بدرِ ہر دو عالم مصطفےٰ

آفتابِ شرع و دریائے یقین — نورِ عالم رحمۃٌ للعالمین

جانِ پاکاں خاکِ جانِ پاکِ او — جاں رہا کن آفرینش خاکِ او

خواجۂ کونین و سلطانِ ہمہ — آفتابِ جان و ایمانِ ہمہ

صاحبِ معراج و صدرِ کائنات — سایۂ حق خواجۂ خورشید ذات

ہر دو عالم بستۂ فتراکِ او — عرش و کرسی قبلہ کردہ خاکِ او

پیشوائے ایں جہان و آں جہاں — مقتدائے آشکارا و نہاں

مہترین و بہترینِ انبیاء — رہنمائے اصفیا و اولیا

مہدیٔ اسلام و ہادیٔ سُبُل — مفتیٔ غیب و امامِ جزو و کل

یا رسول اللہ بس درماندہ ام — باد بر کف خاک بر سر ماندہ ام

بیکساں را کس توئی در ہر نفس — من ندارم در دو عالم جز تو کس

یک نظر سوئے منِ غمخوارہ کن — چارۂ کارِ منِ بیچارہ کن

اے شفاعت خواہِ مشتِ تیرہ روز — لطف کن شمعِ شفاعت بر فروز

اے ورائے وصف و ادراک آمدہ — از صفاتِ واصفاں پاک آمدہ

دستِ کس نہ رسید بر فتراکِ تو — لاجرم ہستیم خاکِ خاکِ تو

خاکِ تو یارانِ پاکِ تو شدند — اہلِ عالم خاکِ خاکِ تو شدند

ہر کہ خاکے نیست یارانِ شما — دشمن است او و دوستدارانِ شما

اوّلش بوبکرؓ و آخر مرتضےٰ! — چار رُکنِ کعبۂ صدق و صفا

آں یکے در صدق ہمراز و وزیر (ابوبکرؓ) | واں دگر در عدل خورشیدِ منیر (عمرؓ)!
واں یکے دریائے آزرم و حیا (عثمانؓ) | واں دگر شاہِ ابو العلم و سخا (علیؓ)

ثنا و صفت حضرت ابوبکر صدیقؓ

(از مولانا حکیم ثنائی)

از زبان صادق و زدین صدیقؓ | چوں نبیؐ مشفق و چوں کعبہ عتیق
ہر چہ حق در دلِ محمدؐ خواند | بر دو در بارغِ جانِ او بنشاند[1]
سوئے خود مصطفائے آزادہ | صدق او را در بچہ بکشادہ
سوئے میدانِ سر پیمبر او | ہمہ درہا بہ بست جز درِ او
شمعِ دیں بود مصطفےٰ جانش | جانِ بوبکرؓ بود پروانش
در مشورت وزیر پیغمبرؐ | روز خلوت مشیرِ پیغمبرؐ
چوں جدا خواست شد زکوٰۃ و نماز | ہم آورد ہر دواں را باز!
عالمے قصدِ کافری کردہ | او نبوت پیمبری کردہ
چشمِ ایماں جمال او بنید | کور کے چہرۂ نکو بنید!
جان پر کبر و عقل پر سکر است | کے نماید جمال بوبکرؓ است

صد ہزاراں ترحم و رضواں
از ثنائی بجانِ او بر ساں

---

[1] حضور اقدس صلعم کے ارشاد کا ترجمہ ہے — ما صب اللّٰہ صبتہ فی صدر ابی بکرؓ یعنی جو کچھ مجھے اللّٰہ نے دیا۔ وہ سب میں نے ابوبکرؓ کے سینے میں نچوڑ دیا۔

نعت ومناقب

(از مولانا شرف الدین بخاریؒ ناظم نام حق تالیف ۸۱۲ھ)

شکر حق را کہ پیشوا داریم | پیشوائے چو مصطفےٰ داریم
مہتر و بہتر و گزین ہمہ | سرور و خاتم نگین ہمہ
او شریعت بیاں کند مارا | او طریقت عیاں کند مارا
صلواۃِ خدائے بروئے باد | تا بروزِ جزا پیامے باد
امتِ او و دوستدار ویئم | دوستدارِ چہار یارِ ویئم
چون ابوبکرؓ وہم عمرؓ عثمانؓ | مرتضےٰ وال علیہم الرضوان

رحمتِ حق نثارِ یارانش
باد و بر جملہ دوستدارانش

ایضاً

(از مصلح الدین شیخ سعدی شیرازیؒ متوفی ۶۹۱ھ / ۱۲۹۱)

شکر و سپاس و منت و عزت خدائے را | پروردگارِ خلق و خداوند کبریا
دادارِ غیب دان و نگہدارِ آسمان | رزاق بندہ پرور و خلاق رہنما
چندیں ہزار سکہؐ پیغمبری زدند | اوّل بنام آدمؑ و آخر بہ مصطفےٰؐ
الہامش از جلیل و پیامش ز جبرئیل | رائش نہ از طبیعت و نطقش نہ از ہوا
در نعتِ او زبانِ فصاحت کجا رسد | خود پیش آفتاب چہ رونق دہد سُہا (ایک ستارہ)
اے برتریں مقامِ ملائک بر آسمان | با منصب تو زیر ترین پایۂ علا
تریاک در دہانِ رسول آفرید حق ! | صدیقؓ را چہ غم بود از زہر جاں گزا

اے یارِ غار و سیّد و صدیقِ نامور! | مجموعۂ فضائل و گنجینۂ صفا
مرداں قدم بصحبتِ یاراں نہادہ اند | لیکن نہ آن چناں کہ تو در کامِ اژدہا
یار آں بود کہ مال و تن و جاں فدا کند | تا در سبیلِ دوست بپایاں برُد وفا
دیگر عمرؓ کہ لائقِ پیغمبری بُدے | گر خواجۂ رُسل نہ بُدے ختمِ انبیاءؑ
سالارِ خیل خانۂ دینِ صاحب رسولؐ | سر و فترِ خدائے پرستان بے ریا
دیوے کہ خلقِ عالمش از دست عاجز اند | عاجز در آں کہ چوں شود از دستِ اُو رہا
دیگر جمالِ صورت عثمانؓ کہ برنہ کرد | در پیشِ دستِ دشمنِ قاتل سر از حیا
ایں شرط مہربانی و تحقیق دوستی است | کز بہرِ دوستان بَری از دشمناں جفا
خاصانِ حق ہمیشہ بلیّت کشیدہ اند | ہم بیشتر عنایت و ہم بیشتر عنا
کس را چہ زور و زہرہ کہ وصفِ علیؓ کند | جبّار در مناقبِ او گفت ھَلْ اَتٰی
شیرِ خدا و صفدرِ میدان و بحرِ جود | جاں بخشِ در نماز و جہاں سوز در وغا
دیباچۂ مروّت و سلطانِ معرفت | لشکر کشِ فتوّت و سردارِ اتقیا

پیغمبر آفتابِ منیر است در جہاں
وایناں ستارگانِ بزرگ اند و مقتدا
ملخصًا

ماہِ نبوت نجومِ صحابہؓ میں

(از زائرِ حرم حضرت حمید صدیقی لکھنوی)

میری چشمِ پُرشوق میں جلوہ گر ہے | مدینے کی نوری فضا اللہ اللہ
تصوّر میں ہے آج دَورِ نبوّت | نظر آ رہا ہے یہ کیا اللہ اللہ
وہ مہرِ رسالت کی پُرنور کرنیں | ہر اک سمت جلوہ نما اللہ اللہ
وہ تنویرِ والنجم کی ضوفشانی | وہ پچھلا پہر رات کا اللہ اللہ

وہ حجرے سے حضرتؐ کا تشریف لانا | وہ گلبانگِ صلّ علےٰ اللہ اللہ
اذاں میں وہ دل سوز لحنِ بلالیؓ | وہ تکبیر کا گونجنا اللہ اللہ
صحابہؓ کی انجم نما وہ جماعت | مقابل شہِ دوسرا اللہ اللہ
اِدھر افضل الخلق صدیق اکبرؓ | حبیبؓ حبیبِ خدا اللہ اللہ
اُدھر جانِ اسلام فاروقِ اعظمؓ | نبوت کے راز آشنا اللہ اللہ
وہ عثمانؓ عفّان بحرِ سخاوت | مجسّم وہ حلم وحیا اللہ اللہ
شہیدِ خلافت علیؓ شیرِ یزداں | وہ تاجِ سرِ اولیاء اللہ اللہ
نمازوں میں پیشِ نظر جانِ کعبہ | وہی نورِ ربّ العلا اللہ اللہ
اِدھر سورۂ والضحےٰ کی تلاوت | اُدھر جلوۂ والضحےٰ اللہ اللہ
وہ ہر ایک کا التحیات پڑھنا | نظر بر حبیبِ خدا اللہ اللہ
شہنشاہِ کونین کے وہ فدائی | عبادت تھی جن کی غذا اللہ اللہ
عبادت یہی اُن کی محبوب تر تھی | فقط آپ کو دیکھنا اللہ اللہ
وہ اصحابِ صُفّہؓ کی پُر شوق نظریں | وہ دیدارِ بدر الدجےٰ اللہ اللہ
وہ ہر سمت ضو پاش برقِ تجلّی | وہ لمحاتِ شمس الضحیٰ اللہ اللہ
اِدھر یا حبیبی اَغِثنی زباں پر | اُدھر سے وہ لطف و عطا اللہ اللہ
نسیم کرم کے وہ پُر کیف جھونکے | دریچے وہ جنت کے وا اللہ اللہ
صبا کی نہ پیغامبر کی ضرورت | وہ اظہارِ غم بر ملا اللہ اللہ

حمید آج کس دُھن میں تو ہے غزل خواں
یہ کے مرحبا اللہ اللہ

ؔ اشارہ ہے السلام علیک اَیُّھا النّبیُّ کی طرف۔ ناؔمی

مدیحِ اوّل دستورِ صداقت طراز

(از حکیم مومن خاں دہلوی متوفی ۱۸۵۲ء)

مسند آرائے محفلِ تقدیس — اوّلین جانشینِ پیغمبرؐ
خاکساری پسند عرش مقام — آدمی صورتِ فرشتہ سیر
ملکِ دل، سریرِ جاں خرگاہ — شاہِ دیں تاجِ معدلت گستر
جب اُولی الفضل منکم اے حاسد — اُس کے حق میں کہے جہاں داور
افضلیت میں کیا سخن۔ یہی بات — سب سے بہتر کہ سب سے ہے بہتر
حکم سے اُسکے بے سر و ساماں — سرِ جم سے اُتار لے افسر
اے مسیحا دمِ رواں پرور — زندگی بخشِ دینِ پیغمبرؐ
قصرِ جاہ و جلال میں تیرے — فخرِ کیواں ہے پاسبانئِ در
ماجرا سُن کے تیغ کا تیری — الاماں الاماں کہے کافر
دیکھکر تیری تیغِ کوہ شگاف — ٹوٹ جاتی ہے سرکشوں کی کمر
تو وہ عادل کہ ذکر کسرے میں — عدل کی تجھ سے داد چاہے عمرؓ
لکھے گر ہے تیرا مثل۔ بالفرض — صفحہ سے محو ہو خطِ مسطر

زر و سیم نثار کردہ تیرا
ہے عروسِ زمانہ کا زیور

(ملخصاً)

ترجمہ منقبت صدیق اکبرؓ از حضرت حسّان بن ثابتؓ

نامیؔ

مصطفےٰ کے ساتھ ثانی غار میں صدیقؓ تھے — جستجو میں اردگرد انکے تھے دشمن پھر رہے

مانتے سب ہیں کہ ہیں بوبکرؓ محبوبِ رسولؐ اور نہیں اُن کے برابر وہ کسی کو جانتے

ولہ

دل میں جب آئے ترے یادِ غمِ مردِ جلیل تو کیا کر یاد نیکی کے سبب بوبکرؓ کو
اُن کو تھا بارِ خلافت کے اُٹھانے میں کمال اِتقا و عدل میں بعدِ نبیؐ بہتر تھے جو
ثانی اثنین اور نیکو کار اور پابندِ شرع آپ ہی اوّل مصدق تھے نبیؐ کے جان لو

ایضاً

(از حضرت ابو الہیثمؓ بن تیہانؓ)

خاندانِ فہر بن مالک میں ہیں اشراف دو ایک ہیں صدیقؓ تیمی دوسرے عدوی عمرؓ
ہیں وہی اپنے اولی الامر اور ناصر دین کے کر دیا ہے دور انہوں نے دشمنِ سرکش کا شر

ایضاً

(از حضرت ابو محجنؓ)

اچھے اچھے نام والے ہیں مہاجر اور بھی لیکن اے صدیقؓ تیرا سب سے بہتر نام ہے
تو عریشِ خاص میں بھی تھا جلیسِ مصطفےٰؐ ہے خدا شاہد کہ تو ہی سابق الاسلام ہے
ہے رفیقِ غار بھی تو ہی نبیؐ پاک کا!
تجھ کو اللہ سے خطابِ صاحبؐ اک انعام ہے

صدیق رضؓ کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

(از ڈاکٹر سر محمدؒ اقبال مرحوم متوفی ۱۳۵۸ھ ۱۹۳۸ء)

اِک دن رسولِ پاک نے اصحاب سے کہا
دیں مال راہِ حق میں جو ہوں تم میں مالدار

ارشاد سُن کے فرطِ طرب سے عمرؓ اُٹھے
اُس روز اُن کے پاس تھے درہم کئی ہزار

دل میں یہ کہہ رہے تھے کہ صدیقؓ سے ضرور
بڑھ کے رکھے گا آج قدم میرا راہوار

لائے غرض کہ مالِ رسولؐ امیں کے پاس
ایثار کی ہے دستِ نگر ابتدائے کار

پُوچھا حضور سرورِ عالمؐ نے اے عمرؓ
اے وہ کہ جوشِ حق سے ترے دل کو ہے قرار

رکھا ہے کچھ عیال کی خاطر بھی تُونے کیا
مُسلم ہے اپنے خویش و اقارب کا حق گذار

کی عرض نصف مال ہے فرزند و زن کا حق
باقی جو ہے وہ مِلّتِ بیضا پہ ہے نثار

اتنے میں وہ رفیقِ نبوت بھی آ گیا
جس سے بنائے عشق و محبت ہے استوار

لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت
ہر چیز جس سے چشمِ جہاں میں ہو اعتبار

ملکِ یمین و درہم و دینار و رخت و جنس
اسپ قمر سم و شُتر و قاطِر (خچر) و حمار!

بولے حضورؐ چاہیئے فکرِ عیال بھی
کہنے لگا وہ عشق و محبت کا راز دار

اے تجھ سے دیدہ مہ و انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار

پروانے کو چراغ ہے بُلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

نوٹ:۔ یہ واقعہ حضرت عمرؓ سے ترمذی اور ابوداوٗد میں روایت ہے۔

ابو بکر صدیقؓ یارِ نبیؐ

(از حاجی حافظ پیر محمد مختار فہمیؒ صاحب ساکن رتہ پیراں)

ابو بکر صدیقؓ یارِ نبیؐ
بصدق و صفا دوستدارِ نبیؐ

نہ کیوں بنتے وہ رازدارِ نبیؐ
کہ تھے لائقِ اعتبارِ نبیؐ

ہوا حکم ہجرت کا حضرتؐ کو جب
تو ہمراہ تھے یارِ غارِ نبیؐ

جو کذاب و مرتد و منکر اٹھے
لڑے ان سے یہ جاں نثارِ نبیؐ

ہوئی دین کے دشمنوں کو شکست
بڑھا اور جس سے وقارِ نبیؐ

حضر اور سفر میں رہے ساتھ ساتھ
ہوئے مر کے بھی ہمکنارِ نبیؐ

کوئی ان سا خوش بخت ہوگا کہاں
میسر ہے جن کو جوارِ نبیؐ

فروزاں وہیں نورِ صدیقؓ ہے
جہاں ضوفشاں ہے مزارِ نبیؐ

دیے جان و دل سے فدا آپ پر
کیا مال و زر سب نثارِ نبیؐ

ہوئی ان سے بنیادِ دیں استوار
وہ تھے مظہرِ اقتدارِ نبیؐ

نہ ٹھہرا مقابل میں دشمن کوئی
بڑھے جس طرف شہسوارِ نبیؐ

مسلمان اُدھر ان کے مداح تھے
اِدھر خوش تھے خویش و تبارِ نبیؐ

یہ ہے قبلہ کعبۂ اہلِ دل
زہے عز و شانِ و یارِ نبیؐ

زیارت وہاں کی ہو مختار پھر
جہاں ہیں نبیؐ اور یارِ نبیؐ

آہ حافظ صاحب ۲۲ دسمبر ۱۹۳۵ء کو ساٹھ برس کے سن میں فوت ہو کر رتہ پیراں میں دفن ہوئے ۔ نامی

رفاقتِ صدّیقؓ فی الغار

از پیر محمد افضل صاحب سجادہ نشین آنریری مجسٹریٹ رتہ پیراں

جب حکم ہجرت کا ہُوا - گھر سے چلے خیر الوریٰ   صدّیقؓ سے آ کر کہا - جو محرمِ اسرار تھا

وہ جاں نثارِ مصطفیٰؐ تیار فوراً ہو گیا   اور ساتھ اپنے لے لیا جو راہ میں درکار تھا

جب میل چند اک طے کئے پائے نبیؐ زخمی ہوئے   اس حال میں ان کے لئے چلنا بہت دشوار تھا

صدیقؓ نے دیکھا یہ جب محبوبؐ کا رنج و تعب   کی عرض یا شاہِ عربؐ رستہ ہی یہ پُرخار تھا

صدیقؓ یارِ باوفا کندھے پہ حضرتؐ کو اٹھا   عازم ہُوا اس کوہ کا جس میں بڑا اک غار تھا

محبوبؐ کو باہر بٹھا اندر وہ خود تنہا گیا   تا دور کرے با صفا دل میں جو خوف ا رتھا

جو غار میں سوراخ تھے چادر کے ٹکڑوں سے بھرے   دو باقی پھر بھی رہ گئے بھرنا جنہیں ناچار تھا

پس اُنمیں دیکر ہر دو پا آواز دی یا مصطفیٰؐ   اب ہے مقامِ جانفزا جو پیشتر پُرخار تھا

تشریف لے آئے نبیؐ - سر گود میں بوبکرؓ کی   رکھ کر وہ سوئے تھے ابھی آیا جو مارِ غار تھا۔

صدّیقؓ کے وہ ڈس گیا - بس جسم میں ساری ہُوا   تھا درد ہر دم بڑھ رہا ساکت مگر وہ یار تھا

اس خوف سے جنبش کی نہ ہے آنکھ ابھی انکی لگی   جاگیں تو جاگیں آپ ہی ان کا جگانا بار تھا

جب درد کے دَورے پڑے قطرے سرشکِ گرم کے   بے اختیارانہ گرے تر جن سے سب رخسار تھا

حضرتؐ نے کرکے چشم وا پوچھا میری جاں کیا ہُوا   کی عرض مجھ کو ڈس گیا جو اس جگہ اک مار تھا

فرمایا اے غمخوارِ من گر دور سب رنج و محن   پھر ڈالا اترِ پاکِ دہن جس جا پہ زخمِ مار تھا

صدیقؓ تھا اب تندرست دل بھی قوی من بھی درست   خدمت کی خاطر چاک و چست پھر ہر طرح تیار تھا

نزدِ عمرؓ اک دن ہُوا کچھ ذکر جو بوبکرؓ کا   فاروقؓ نے رو کر کہا وہ کیا ہی خوش اطوار تھا

اس کا عمل ہجرت کی شب طاعات میری سب کی سب   ہموزن ہو سکتی ہیں کب وہ ایسا نیکو کار تھا

بوبکرؓ کا حُسنِ عمل فائق ہے سب سے بے خلل   اسکی رفاقت بے مثل سچا وہ یارِ غار تھا

صدیق اکبرؓ متوفی ۶۳۴ء

(از ابو الرجاء غلام رسول صاحب قادری جامع قادریہ کیمپ کراچی)

امیر المؤمنین صدیق اکبرؓ
امام المتقین صدیق اکبرؓ

دمِ شاکر دلِ ذاکر ہے ہر دم
تھے خیر الذاکرین صدیق اکبرؓ

خطابِ ثانی اثنین اِذ ھُمَا ہیں
نبیؐ کے ہمنشین صدیق اکبرؓ

صحابہؓ میں بڑا رتبہ ہے ان کا
کہ ہیں رازِ امینؐ صدیق اکبرؓ

رسول اللہ کے اوّل خلیفہ
نبیؐ کے جانشیں صدیق اکبرؓ

ہیں الحق چار یارانِ نبیؐ میں
نشانِ اوّلیں صدیق اکبرؓ

دلیلِ اَلْاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ
ہیں واضح بالیقین صدیق اکبرؓ

فداءِ اہل بیتِ مصطفےٰؐ تھے۔
رئیس الصادقین صدیق اکبرؓ

مشیرِ خاص تھے مولا علیؓ جب
ہوئے مسند نشین صدیق اکبرؓ

فنا فی العشق محبوب خدا تھے
وہ فخرِ عاشقین صدیق اکبرؓ

نداء ضموا الحبیب الی الحبیب
ہے طغراءِ مبین صدیق اکبرؓ

مکاں جنکا ہے رضوانٌ من اللہ
وہ ہیں جنت مکیں صدیق اکبرؓ

ہے محتاج دعا اونے تمہارا
غلام کمترین صدیق اکبرؓ

کرے کوئی بیاں کیا خوبیاں صدیق اکبرؓ کی

(از ابو الاعجاز میاں عبد المجید صاحب ازل ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ چیف انجنیر اہنار پنجاب)

بڑا رتبہ تھا اصحاب رسولِ پاک میں ان کا
کرے کوئی بیاں کیا خوبیاں صدیق اکبر کی

کچھ ایسی خدمت اسلام کی اپنے زمانے میں
کہ دنیا آجتک ہے مدح خواں صدیق اکبرؓ کی

خدا اہنے تھے پروانہ صفت شمع رسالت پر
محبت آپ سے تھی بے کراں صدیق اکبرؓ کی

یہ کافی ہے انہیں بعدِ نبی خیر البشر سمجھیں
کہ عظمت ہو نہیں سکتی بیاں صدیق اکبر کی

یہ فرمایا ہے ان کے حق میں سردارِ دو عالم نے
فضیلت اس سے ہوتی ہے عیاں صدیق اکبرؓ کی

کسی کی دوستی کا ہم اگر دنیا میں دم بھرتے
تو ہوتی دوستی وہ بے گماں صدیق اکبرؓ کی

خدا کی راہ میں اُن کی سخاوت کا یہ عالم تھا
رہی مٹھی ہمیشہ زر فشاں صدیق اکبرؓ کی

چھڑایا مومنوں کو پنجۂ کفار سے اکثر
بہت تھیں اور بھی قربانیاں صدیق اکبرؓ کی

بفرمانِ نبیؐ جو کچھ تھا گھر میں سب ہی لے آئے
بڑھی توقیر وقتِ امتحان صدیق اکبرؓ کی

رسول اللہ نے پوچھا بتاؤ گھر میں کیا چھوڑا
جوابا یوں ہوئی گویا زبان صدیق اکبرؓ کی

نہیں چھوڑا ہے اک تنکا بھی میں نے گھر میں یا حضرتؐ
فدا ہو آپ پر روح رواں صدیق اکبرؓ کی

اُسے اللہ اور اس کے نبیؐ کا عشق ہی بس ہے
یہی ہے جائدادِ جاوداں صدیق اکبرؓ کی

ادا حقِ رفاقت کر دیا ایام ہجرت میں
تیری خوت تھی اک بے گماں صدیق اکبرؓ کی

کوئی چاہے انہیں گنتا اگر تو گن نہیں سکتا
کہ ہیں گنتی سے باہر نیکیاں صدیق اکبر کی

پئے عقبےٰ یہی کافی ہے توشہ اے ازل ہم کو
محبت دے خدائے دو جہاں صدیق اکبرؓ کی

اسلام کی شان غلام نوازی۔

(پیر محمد اقبال صاحب۔ رتہ سیراں سیکنڈ ماسٹر نارنگ سکول)

سوال :- زید کا بیٹا اسامہؓ ہے سوار
ساتھ ہیں پیدل نبیؐ کے یار غار

یہ غلام آقا سے ہے کیوں سربلند
اس قدر کیوں بڑھ گیا اس کا وقار

جواب :- جیش اسلامی کے اس سالار کو
حکم حضرتؐ سے ملا تھا اقتدار

اس لئے صدیق ؓ پھر بعدِ نبیؐ — کیوں نہ رکھتے اس کا منصب برقرار

توڑنے کو نخوتِ قومِ قریش — آپ نے تدبیر کی یہ اختیار

پا پیادہ آپ ساتھ اُس کے چلے — کر کے گھوڑے پر اسامہؓ کو سوار

عرض کی اس نے کہ حضرت حکم دیں — میں بھی کردوں کوتل اپنا راہوار

یا چڑھیں گھوڑے پہ خود بھی تا نہ ہو — بے ادب اشخاص میں میرا شمار

آپ نے فرمایا ہے تسلیم امر — بہتریں آداب سے اے کامگار

اور پھر اس کے سوا بہرِ جہاد — جا رہے ہو آج تم اے حق شعار

لشکرِ قیصر کا ملکِ شام میں — توڑنے کو اقتدار و افتخار

سر پہ اپنے ہو کفن باندھے ہوئے — جان برکف داشتہ بہرِ نثار

پاپیادہ ساتھ چلنے میں اخی! — کم نہ کچھ ہو گا میرا اعزّ و وقار

آبروئے من فزاید بالیقین — از سُمِ اسپ تو یک مُشتِ غبار

تم کہو تو میں عمرؓ کو روک لوں — مشورت کی خاطرِ اے مختارِ کار

تم ہو اب سالارِ فوجِ مومنین — اور ہیں ماتحت ہیں بے اختیار

اب سدھارو منزلِ مقصود کو — ہو تمہارا ہر جگہ اللہ یار"

یہ ہے اک بندہ نوازی کی مثال — سیرتِ صدیق ؓ سے کیا شاندار

روشنی میں اس کی مملوک و غلام

رتبۂ شاہی پہ پہنچے لاکلام

نبی ختم الرسل ہیں اور امام اولین تم ہو

(مرسلہ چوہدری سردار خاں صاحب آدتلونڈی چوہدریاں۔ ریاست کپورتھلہ)

خدا صدیق ؓ فرمائے جسے وہ بالیقین تم ہو — شریعت ہے صداقت اور صداقت کے امین تم ہو

دُرِ دُرجِ ہدا ہو تم مہِ اوجِ لقا تم ہو
میرے مشکل کشا تم ہو، سراج السالکین تم ہو

امیر المومنین تم ہو امام المسلمین تم ہو
ظہیر المتقین تم ہو رئیس الکاملین تم ہو

تمہیں سے نورِ عرفاں ساکنانِ عرش نے پایا
کہ شمس العارفین تم ہو، سراج السالکین تم ہو

جو گی صدیق پہلے یہ صلہ حق سے ملا تم کو
نبیؐ کے جانشینوں میں مقدم جانشین تم ہو

خدا صادق، نبی صادق، لقب تم کو ملا صدیقؓ
کلام اس میں نہیں سچوں کے سچے بالیقین تم ہو

روایت ہے کہ فرمایا شہنشاہِ دو عالم نے
کہ بعد الانبیاء، دارین میں افضل ترین تم ہو

جو سچا دوست ہوتا ہے تو کہتے ہیں صدیقؓ اسکو
مگر یہ صدیقؓ کی جا ہے کہ صدیقِ امیں تم ہو

مثل مشہور ہے اوّل بہ آخر نسبتے دارد
نبیؐ ختم الرسل ہیں اور امامِ اولیں تم ہو

حرا میں جو ملا حضرت کو تم نے ثور میں پایا
نبیؐ ہیں محرمِ اسرارِ حق، جن کے امیں تم ہو

زلیخا کے زمانے میں ہوئے صدیقؑ یوسف بھی
مگر صدیقِ عہدِ رحمۃؐ للعالمین تم ہو

مٹا کر مرتدوں کا نام زندہ کر دیا دیں کا
خبر جس کی ہے قرآں میں وہ روحِ جسمِ دیں تم ہو

تمام اصحابؓ حاضر تھے خلافت جب ملی تم کو
ہوا ثابت کہ سب سے منتخب اور بہترین تم ہو

امیرِ حج بنایا سب سے پہلے تم کو حضرتؐ نے
اشارہ ہے کہ پہلے سے امیر المومنین تم ہو

فنا ہو کر بھی قدموں کو نہ چھوڑا کیا رفاقت کی
نبیؐ کی خلوت و جلوت میں بھی سب سے قریں تم ہو

شانِ حضرت ابوبکر صدیقؓ (متوفی سنہ ۱۳ ہجری)

(از سید محمد ریاض الدین صاحب ریاضؔ امرتسری۔ بہ تصحیح ناؔمی)

السلام اے خواجۂ کون و مکاں کے یارِ غارؓ
السلام اے رونقِ بزمِ حبیبِؐ کردگار

حسنِ خورشیدِ رسالت کی چمک جو تجھ میں ہے
اس جہاں کو کر منور پھر اسی سے ایک بار

کیوں نہ تیری روح پر نازل ہوں رب کی رحمتیں
سید الابرارؐ کے پہلو میں ہے تیرا مزار

تو رسولِ پاک کو تھا سارے مردوں سے عزیز
چشمِ احمدؐ میں نظر آتا ہے بڑھکر اعتبار

تو ہے بعد الانبیاء افضل بشر مخلوق میں
اے رفیقِ مصطفیٰؐ اے باعثِ صد افتخار

فخر کرتا ہے ترے تقوی پہ قرآنِ مجید
معترف ہیں صدق کے تیرے رسولِ کامگار

سب سے پہلے تو نے ہی معراج کی تصدیق کی
اس لئے صدیق رضؓ ہے تیرا خطاب باوقار

بعدِ حضرت تم قیامت میں اٹھوگے قبر سے
پھر عمرؓ فاروق اعظمؓ جو ہے شیرِ کردگار

جبکہ مسجد میں بتایا تم کو حضرت نے امام
اقتدا کی آپ نے خود اس جگہ اے کامگار

غار کا ساتھی ہے تو اور حوض کوثر کا رفیق
کہہ گئے ہیں حق میں ترے سرورِ عالی تبار

خود رسولِ پاکؐ نے تجھ کو کہا ہے جنتی
کیوں نہ پھر فردوس ہو سو جان سے تجھپر نثار

عام ہوگی خلد میں مخلوق پر اور تجھ پہ خاص
ذاتِ باری کی تجلی اے نبیؐ کے غمگسار

وحیِ حق سے جو ملا حضرت نے تجھ کو دیدیا
یہ حقیقت ہے بفرمانِ نبیؐ ذی وقار

داہنے ہونگے حضرت بوبکرؓ اور بائیں عمرؓ
جس گھڑی کوثر نشیں ہوں گے رسولِ نامدار

شانِ صدیقیؓ بیان کرنے سے عاجز ہے ریاضؔ
کیونکہ ہیں ممدوح کے اوصاف بے حد و شمار

مناقب امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

(از خواجہ فریدالدین عطار صاحب منطق الطیر شہید ۶۲۲ھ)

خواجۂ اول کہ اول یار اوست
ثانیِ اثنین اذ ہما فی الغار اوست

صدر دیں صدیقؓ اکبر قطبِ حق
در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق

ہرچہ حق از بارگاہِ کبریا
ریخت در صدرِ شریفِ مصطفیٰؐ

او ہمہ در سینۂ صدیقؓ ریخت
لاجرم تا بود از تحقیق ریخت

سرفرو بردے ہمہ شب تا بروز
نیم شب ہوئے برآوردے زسوز

چوں تو کردی ثانی اثنین اذ ھما   ثانی اثنین او بود بعد از رسولؐ
ہیچ میل در صدیقؓ اگر جائز بدے   اقتلونی کے کجا ہر گز بدے
مال و دختر کرد و جان بر سر نثار   ظلم نکند ایں چنیں کس شرم دار

آنکہ بر منبر ادب داروز نگاہ
خواجہ را نہ نشاندا و بر جائگاہ

نبیؐ و صدیقؓ و بلال رضی اللہ عنہم

(مثنوی مولانائے روم سے استفادہ نامی)

اک یہودی کی غلامی میں بلالؓ   تھے بہت ہی دردمند و خستہ حال
ان کو آقا تھا بہت دیتا عذاب   اور کہتا تھا بصد خشم و عتاب
کہ چرا تو یادِ احمدؐ می کنی   بندۂ بد منکرِ دین منی!

اُس طرف صدیقؓ گزرے ناگہاں   عاشقِ احمدؐ کو پایا نیم جاں۔
جسم گو زخموں سے لالہ زار تھا   لب پہ نامِ احمدِؐ مختار تھا
آپ نے فرمایا۔ جانِ من بلالؓ   رکھ یہودی سے نہاں تو اپنا حال
عہد لے کر آپ واپس آئے گھر   دوسرے دِن جب ہوا اس جا گزر
باز احد بشنید و ضرب زخم خار   بر فروزید از دلش شور و شرار
باز پندش داد باز او توبہ کرد   عشق آمد توبۂ او را بہ خورد
پھر وہی نامِ محمدؐ وردِ لب   پھر وہی دشمن وہی اس کا غضب

دیکھکر صدیقؓ نے یہ ماجرا   سیّد الکونینؐ سے یوں جا کہا۔
آپ کا اک عاشقِ صادق بلالؓ   کافر آقا کے ستم سے ہے نڈھال
از تنش ہر جائے خوں بر مے جہد   او احد می گوید و سر می نہد

عاشق است او را قیامت آمده است   تا درِ توبہ برو بستہ شدہ است

مصطفیٰ ﷺ نے سُن کے یہ حالِ بلال رض   پوچھا کیا ہے چارۂ کار اے جمال رض

عرض کی میں بن کے اُس کا مشتری   دوں گا جو مانگے گا وہ مردِ غوی

مصطفیٰ فرمود کا سے اقبال جو   اندریں من می شوم انبازِ تو

نصف قیمت مجھ سے لے کر جاؤ تم   اور عاشق کو میرے سے آؤ تم

عرض کی خادم ہوں میں اور چل دیئے   کرنے سودا پاس کافر کے گئے

گفت صد خدمت کنم پانصد سجود   بندۂ دارم نکو لیکن یہود

تن سپید و دل سیہ او را بگیر   در عوض دِہ تن سیاہ و دل منیر

یک نصابِ نقرہ ہم بروے فزود   تا کہ راضی گشت حرصِ آں جہود

پختہ سودا باہمی جب ہو گیا   کِھل کِھلا کر وہ یہودی ہنس پڑا

پھر کہا۔ تم نے یہ کیا سودا کیا   دے کے گورا ایک کالا لے لیا!

شوق نے تیرے بڑھائے اُسکے دام   ورنہ کس قیمت کا تھا اسود غلام

سُن کے حضرت نے کہا اے بے تمیز   تو نے گوہر دے دیا لے کر پشیز

او بنزدِ من ہمی ارزد دو کون !   من بجانش ناظر استم نے بلون

زرِ سرخ است و سیہ تاب آمده   از برائے رشکِ ایں احمق کده

خدمتِ سرور میں جب پہنچے بلال رض   دُور دل کا ہو گیا رنج و ملال

مصطفیٰ اش در کنارِ خود کشید   کس چہ داند بخششے کو را رسید

سرورِ دارین سے مل کر بلال رض   ماہ نو سے ہو گئے بدرِ کمال

مصطفیٰ نے پھر کہا صدیق رض سے   تم ہو کیوں اک بات سے قاصر رہے

دام آدھے کیوں نہ مجھ سے لے گئے   ساری قیمت خود ہی دے کر آ گئے

عرض کی۔ ہم ہر دو صدیق رض و بلال رض   بندۂ بے دام ہیں بے قیل و قال

نام حضرت پر بلالؓ آزاد ہے
اور یہ بندۂ بندگی میں شاد ہے

تو مرامی دار بندہ و یارِ غار
ہیچ آزادی نخواہم زینہار

کہ مرا از بندگیت آزادی است
بے تو بر من محنت و بے دادی است

ہیں یہی صدیقؓ مردِ باصفا
حق میں ہے اقبال نے جن کے کہا

آں امنّ الناس بر مولائے ما
آں کلیم اوّلِ سینائے ما

ہمت او کشت ملت را جا بر
ثانیٔ اسلام و غار و بدر و قبر

امیر المؤمنین صدیق اکبرؓ

(از حضرت شاہ نیاز چشتی قادری سرہندی کہ بعمر ۷۰ سال در سنہ ۱۲۵۰ھ در بریلی فوت و مدفون شد)

امیر المؤمنین صدیق اکبرؓ
امام المسلمین صدیق اکبرؓ

رئیس العاشقین صدیق اکبرؓ
انیس العارفین صدیق اکبرؓ

رفیقِ مصطفےٰ در غارِ تاریک
نبودہ، غیر ازیں صدیق اکبرؓ

نثارِ ما حضر بر مصطفےٰ کرد
برائے کارِ دیں صدیق اکبرؓ

مُبیں اندر کمالات نبوت
زامت بہتریں صدیق اکبرؓ

نبیؐ را داوحق تسکیں بمعراج
بہ آوازِ ہمیں صدیق اکبرؓ

امام ہر کہ و مہ از صحابہؓ
کہ شد اے دل جز ایں صدیق اکبرؓ

باجماعِ صحابہؓ شد مقرر
نبیؐ را جانشین صدیق اکبرؓ

نیازؔ از بہر آں مداحِ حق آمد!
کہ بوداست ایں چنیں صدیق اکبرؓ

صدیقؓ کی نظر میں نبیؐ کا درجہ

(کلام اقبال کی توضیح از نامیؔ)

میں نے سر اقبالؔ سے اک دن کہا — اے کہ حاصل ہے تجھے فہم و ذکا
اس حقیقت سے مجھے آگاہ کر — درجۂ حُبِّ نبیؐ ہے کس قدر
یہ تو مجھ کو بھی خبر ہے ۔ چاہیئے — حُبِّ احمدؐ بیشتر ہر چیز سے
والد و فرزند و مخلوقِ خدا — ایچ ہیں سب پیشِ حُبِّ مصطفےٰ
بلکہ مومن کے لئے محبوب رب — فی الحقیقت جان سے بھی ہے اَحَب
سُن کے یہ مجھ سے کہا اقبالؔ نے — عاشقِ یٰسینؐ فرخ فال نے
"معنیٔ حرفم کنی تحقیق اگر — بنگری با دیدۂ صدیقؓ اگر
قوتِ قلب و جگر گردد نبیؐ — از خدا محبوب تر گردد نبیؐ"

یعنی

آنکھ سے صدیق اکبرؓ کی اگر — دیکھیئے تو صاف آئے گا نظر
قوتِ قلب و جگر ہیں مصطفےٰؐ — حق سے بھی محبوب تر ہیں مصطفےٰؐ

ولہٗ

صدیقؓ کی فوج کو دشمن سے حسنِ سلوک کی تلقین

فوج یثرب سے چلی جب سوئے میدانِ وغا — وقتِ رخصت حضرتِ صدیقؓ نے اُن سے کہا
بچوں بوڑھوں عورتوں کے قتل سے کرنا گریز — مارنا اُن کو جو نکلیں تم سے لڑتے برملا
گوش و بینی کاٹ کر مثلہ بنانے کا رواج — رکھ نہیں سکتی ہے جائز اُمتِ خیر الوریٰ
جو عبادت گاہ اپنی میں ہوں مشغولِ عمل — چھوڑ دینا اُن کو اپنے حال پر تم بے ریا
کھیتیاں باغ اور مویشی دشمنوں کے ہوں جہاں — یوں ہی کر دینا تلف اُن کو نہیں ہرگز روا

یہ ہیں وہ احکام جو صدیق اکبرؓ نے دیئے
لشکرِ اسلام جن پر ہر جگہ عامل رہا

کافروں نے جب مسلمانوں کا دیکھا یہ سلوک
ہو گئے طوعاً مطیعِ خواجہ ہر دوسرا

کر لیا اقوام مفتوحہ نے دہ دل سے قبول
جو عرب کا دین تھا۔ بولی تھی اور ملبوس تھا

پڑھ کر ان حالات کو شرمائے تہذیبِ فرنگ
جس نے اک عالم کو جنگوں ہی میں ویراں کر دیا

ڈال دی کچھ اس طرح کی دشمنی اقوام میں
ہر مہذب دوسرے کے خون کا پیاسا ہوا

مچ گیا کہرام اک دنیا میں اس تہذیب سے
نذر بموں کی ہوئی ہر شے سمک سے تا سما

یا خدا تہذیبِ اسلامی اثر انداز ہو
ظلم و استبداد عالم میں سپر انداز ہو

حضرت صدیقؓ کی سادہ زندگی

(از صاحبزادہ آفتاب احمد رئیس رتہ ہیراں)

کی وصیت عائشہؓ کو حضرتِ صدیقؓ نے
چادرِ کہنہ سے ہی میری مجھے دینا کفن

عرض کی بیٹیؓ نے کر لینگے نئے کا انتظام
ہم ہیں اتنے آپ کی اولاد میں بھائی بہن

آپ نے فرمایا۔ بیٹی! جامۂ نو چاہیئے
زندہ لوگوں کو جہاں میں بہر تزئینِ بدن

شان گھٹ جائیگی کیا میری۔ اگر وارث مجھے
دفن کر دینگے پہنا کر ایک ملبوسِ کہن

یہ تھا عالم سادگی کا اس شہِ ذی جاہ کا
زینتِ دربار تھے جس کے بہشتی نورتن[1]

خالدؓ جرار جس کی فوج کا سالار تھا
کانپتے تھے دبدبہ سے جس کے شاہانِ زمن

---

[1] حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ۔ حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح۔ حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف حضرت سعدؓ بن ابی وقاص۔ حضرت طلحہؓ۔ حضرت زبیرؓ بن عوام اور حضرت سعیدؓ بن زید جو حضرت ابوبکرؓ سمیت عشرۂ مبشرہ ہیں +

ہے کون اکرم و اتقیٰ کتاب سے پوچھو

(از مولانا لیاقت علی صاحب واصفی رام پور محلہ راجدوارہ)

ہے کون اکرم و اتقیٰ کتاب سے پوچھو — پکارا کس کو بھلا اس خطاب سے پوچھو

ہے صدق کس کا مسلّم کتاب سے پوچھو — نبیؐ سے پوچھو ولایت مآب سے پوچھو

کہا ہے کس کو ابوالفضل ربِ عالم نے — یہ شان کس کی ہے اُم الکتاب سے پوچھو

خلیلؑ کس کو بناتے اگر بناتے آپ — سوا خدا کے رسالتمآب سے پوچھو

بنایا کس کو امامِ نماز حضرتؐ نے — ذرا یہ علم و امامت کے باب سے پوچھو

نبیؐ کے بعد بنے مقتدی بھلا کس کے — یہ بات جا کے شہِ بوترابؓ سے پوچھو

شرف معیت حضرتؐ کا کس کو حاصل ہے — رسولِ اقدسِ گردوں قباب سے پوچھو

تھا وعدہ کس سے لیستخلفنھم کا حضور — یہ مرتضائےؓ خلافت مآب سے پوچھو

اٹھائی کس کی حمایت میں آپ نے تلوار — نبیؐ کے بعد ذرا بوترابؓ سے پوچھو

رفیقِ غار تھا ہجرت میں کون اے حضرت — ذرا تو جا کے یہ ختمی مآب سے پوچھو

سکینہ کس پہ ہوا تھا نزول خالق کا — خدا سے پوچھو خدا کی کتاب سے پوچھو

تھا ابتدا میں مددگار کون حضرتؐ کا — یہ تم علیؓ معلّے جناب سے پوچھو

وہ کس کو کوفے کے منبر پہ کہتے تھے اشجع — یہ مرتضائے شجاعت مآب سے پوچھو

عرب کی گردنیں جھکتی تھیں سامنے کس کے — حسنؓ حسینؓ سے اور بوترابؓ سے پوچھو

نبیؐ کے بعد نبیؐ کا خلیفہ کون ہوا — زمین سے پوچھو مہ و آفتاب سے پوچھو

نبیؐ کے بعد رہا کس کے سر پہ سایہ فگن — یہ آسمان سے پوچھو سحاب سے پوچھو

کہو تو واصفی کس نے لٹایا مال و منال

رسولِ پاکؐ پہ اپنی کتاب سے پوچھو

ولہٗ

نبیؐ و صدیقؓ کے بعد فاروق اعظمؓ کے نام کی پکار

اُحد کے روز جب پیش مسلمانان ابوسفیان
اَفِی الْقَوْمِ محمد کی صدا دیتے ہوئے آئے

ہُوا جب حکمِ خاموشی تو خوش ہو کر ابوسفیان
اَفِی الْقَوْمِ اَبَابَکرٍ زباں پر لا کے چلائے

اشارہ اُن کو خاموشی کا حضرتؐ نے کیا جب تو
اَفِی الْقَوْمِ عُمَرؓ پھر کہکے کو دے اور بھرائے

بڑے ہی جوش میں اُعْلُ ہُبَل منہ سے پکار اُٹھے
عمر فاروقؓ کو الفاظ کفریہ نہ یہ بھائے

کہا زندہ ہیں سب اور پھر بہ تعلیم رسولِ حق
زباں پر نعرہ اللہ اعلیٰ و اجل لائے

لَنَا الْعُزّٰی وَلَاعُزّٰی لَکُمْ ابوسفیاں پکارے جب
لَنَا الْمَوْلٰی وَلَامَوْلٰی عمرؓ بھی کہہ کے چلائے

بہت خائف ہوئے اور حکم چلنے کا دیا سب کو
ابوسفیان صدا فاروقؓ کی سنکر یہ گھبرائے

نبیؐ کے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کو کیوں پکارا تھا
مسلمانو ذرا ہم کو کوئی یہ بھید تبلائے

نبیؐ کے بعد یہ سردار تھے اللہ والوں کے
زباں پہ ذکر ان کا یوں ابوسفیان تھے لائے

اُسی کا ذکر ہوتا ہے کہ جو ہو ذکر کے قابل
نہ سمجھو تم جو کج فہموں تو تم کو کون سمجھائے

نبیؐ کے سامنے سردار تھے جو اہلِ ایماں کے
نبیؐ کے بعد بھی بس اہل ایماں کو وہی بھائے

اُنہی سے واصفیؔ کفار کو بس خوف تھا سارا
زباں پر نام ان دو کا ابوسفیاں تھے یوں لائے

صدیق اکبرؓ

(از مولانا شاکر صدیقی)

اے کہ نازاں تجھ پہ ہیں ایمان و ایثار و یقین
شان میں تیری ہوئی نازل ہیں آیاتِ مبین

اسطرح پھولا پھلا تیری صداقت کا چمن
عطر آگیں اُس سے ہے بزمِ جہاں کا پیرہن

تو نے تکذیبِ نبوت سنتے ہی زندیق سے
مار ڈالا اُس کو اپنے خنجر تصدیق سے

از پئے احیائے حق ہر وقت دل خستہ تھا تو
خدمتِ اسلام پر ہر دم کمر بستہ تھا تو

ہیچ تھا تیری نظر میں مال و زر ملک یمیں
بس رہا تھا تیری آنکھوں میں جمالِ شاہِ دیں

مبتلائے درد تو نے دیکھ کر جانِ بلالؓ
کر دیا اکسیرِ آزادی سے درمانِ بلالؓ

اُس کو قرآن میں سراہا ایزدِ متعال نے
تقویت اسلام کو بخشی جو تیرے مال نے

حق نے بخشی کیا رفیقِ یار کی خدمت تجھے
کی عطا کونین کی عزت شبِ ہجرت تجھے

غار کی ظلمت میں تیرا قلب یوں روشن ہُوا
تجھ کو جبلِ ثور مثلِ وادیِ ایمن ہُوا

آئینہ ہے اِس قدر روشن ترے ایمان کا
اُس کے جوہر کا تصور علم ہے قرآن کا

شَرِّ دشمن سے ہر اک بعدِ نبیؐ بے حال تھا
تو مگر اس حال میں بھی کوہِ استقلال تھا

لغزشوں سے دور یوں تیرا رہا پائے ثبات
جسطرح حسنات سے ہیں دور کوسوں سیئات

نرم دل ہونے کو کہتا تھا عمرؓ سا سخت گیر
تجھ کو احکامِ خدا لیکن تھے پتھر پر لکیر

ایسے نازک وقت میں تیرا نہ گھبرانا ذرا
معجزے سے فی الحقیقت ذرہ بھر بھی کم نہ تھا

بوئے حکمت نافہٗ قدرت میں یوں مستور تھی
بات یعنی ناظمِ عالم کو یہ منظور تھی!

حکم تیرے سے ہوئی سیف الٰہی جب علم
سایۂ رحمت میں اُس کے آ گئے روم و عجم

تو نے ہو کر بہرِ حق دشمن سے سرگرمِ ستیز
ایک دم سکھلا دیئے باطل کو آدابِ گریز

تیرے دم سے بول کیا اِسلام کا بالا ہُوا
نغمۂ تکبیر سے آباد پھر کعبہ ہُوا

محفلِ عالم میں جبتک آخری پیغام ہے
تاج احسان کا ترے زیبِ سرِ اسلام ہے

فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

(از مولانا شاکر صدیقی)

اَے امیر المومنین اے فاتحِ ایران و شام
ہے مری توصیف سے تیرا بہت اعلےٰ مقام

کفر کی تاریکیوں سے نکلا جب تو بن کے نور — مسلموں نے کی ادا اہل کر نماز با حضور

سجدۂ مستور تو نے آشکارا کر دیا — وا پئے اسلام یعنی باب کعبہ کر دیا

مسلموں کو تقویت دی وہ ترے اسلام نے — سادہ لی چپ دیکھ کر یہ دیر میں اصنام نے

تیرے دم سے گلشن اسلام میں آئی بہار — ہو گئے دشت و جبل انوارِ حق سے خلد زار

فاتح قیصر بھی تو۔ غارت گر کسرے بھی تو — دین و دنیا میں امیر ملتِ بیضا بھی تو

مجتہد بھی۔ اور فقیہہ بھی۔ مرشدِ کامل بھی تو — مخزنِ حکمت بھی تو۔ شاہنشہِ عادل بھی تو

سادگی تو۔ مہر تو۔ اخلاق تو۔ انصاف تو — ہے بجا کہدوں اگر تھا پیکرِ اوصاف تو

قربِ حق بخشا تجھے یہ مصطفےٰ کی چاہ نے — تیری صائب رائے کا فرمایا پاس اللہ نے

اِس قدر مضبوط تیرا ذرۂ ایمان تھا — لرزہ براندام تیرے نام سے شیطان تھا

سرنگوں ہیبت سے تیری کسریٰ و قیصر رہے — دم بخود عظمت سے تیری اسود و احمر رہے

سادگی تیری پہ قرباں بادشاہوں کا وقار — تا ابد ہونا رہے گا اے امیر نامدار

تو نے اے فاروقِ اعظم عدل کچھ ایسا کیا — دودھ سے پانی الگ اک دم میں کر کے رکھدیا

اپنا نورِ چشم کیا انصاف پر قرباں کیا — شرع کی احیا سے پیرِ چرخ کو حیران کیا

بزمِ انجم دیکھتی تھی تجھ کو بامِ چرخ سے — پھرتا تھا راتوں کو تو جب دادبخشی کے لئے

ہے مساوات و اخوت میں بھی یہ تیرا مقام — ہم نوالہ تیرا دستر خوان پر تیرا غلام

ساتھ لے کر اُس کو جب کرتا تھا تو عزمِ سفر — چلتا تھا اُس کی زمامِ ناقہ تو خود تھام کر

گر جنابِ مصطفےٰ ہوتے نہ ختم المرسلیں — بعد اُن کے تو نبی ہوتا باندازِ یقیں

بات جو اک بار بھی تیرے تدبر نے کہی — اہلِ دانش کے لئے وہ قول فیصل ہو گئی

جب تلک بزمِ جہاں میں مہر عالمتاب ہے — ابرِ نیساں سے صدف جسوقت تک دُریاب ہے

نام تیرا اے دعائے مصطفےٰ تابندہ ہے

قربِ صدیقؓ و نبیؐ میں زندہ و پائندہ ہے

اثباتِ خلافت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب متوفی ۲۳ھ فی عمر ۶۱ سال

(از حکیم مومن خاں دہلوی متوفی ۱۲۶۸ھ)

امام اہلِ یقین شہریارِ کشورِ عدل — امیرِ لشکرِ دین و مبارزِ مقبل!
بلند پایہ عمرؓ جس کے قصرِ رفعت کا — گدائے خاک نشین شاہِ آسماں منزل
شہ سریرِ خلافت مہ سپہرِ کمال — محیطِ ابرِ نوال و سحابِ دریا دل
معاندو! جو کہا خاتمِ رسالت نے — کہ میرے بعد نبوت کے تھا عمرؓ قابل
یہی خلافتِ راشد کی اسکو بس ہے دلیل — یہی امامتِ برحق کی اس کو بس ہے سجل
بڑھایا پایۂ الہام رائے صائب سے — کہ مشورہ پہ ہوئی اس کے وحی بھی نازل
یقین کہ راہ نمائی ہے پیروی اس کی — نہیں تو سائے سے کیوں بھاگتا ہے دیو مضل
مثالِ عدل ہیں نوشیرواں کو تجھ سے غلط — کہ بت پرست کہاں فارقِ حق و باطل
یہ جوشِ خانۂ کفار کی خرابی کا — کہ خود گرائے کلیسہ کو راہب جاہل
وہ آنچ تیغ میں تیری کہ کہتے ہیں دشمن — ابھی سے ہم تو جہنم میں ہو گئے داخل

گرا دے جب تری تکبیر قلعۂ اصطخر
تو کیا عجب ہے کہ کلمہ پڑھیں بتانِ چگل

(ملخصاً)

حضرت عمرؓ کی نگہبانیٔ خلق

(مولانا شبلی نعمانی مرحوم)

عام الرماد کہتے ہیں جسکو عرب میں لوگ — عہدِ خلافتِ عمریؓ کا وہ سال تھا
اس سال قحطِ عام تھا ایسا کہ ملک میں — لوگوں کو بھوک پیاس سے جینا محال تھا
پانی کی ایک بوند نہ ٹپکی تھی ابر سے — ہر خاص و عام سخت پراگندہ حال تھا

اعراب کی بسر حشراتِ زمیں پہ تھی — سب اٹھ گیا جو فرقِ حرام و حلال تھا
تشویش سب سے بڑھ کے جنابِ عمرؓ کو تھی — ہر دم اسی کی فکر اسی کا خیال تھا
تدبیر لاکھ کی تھی مگر رک سکا نہ قحط — گو انتظامِ ملک میں ان کو کمال تھا
معمول تھا جنابِ عمرؓ کا کہ متصل — کرتے تھے گشت رات کو سونا محال تھا
اک دن کا واقعہ ہے کہ پہنچے جو دشت میں — کوسوں تلک زمین پہ خیموں کا جال تھا
بچے کئی تھے ایک ضعیفہ کی گود میں — جس میں کوئی بڑا تھا کوئی خرد سال تھا
دیکھا جو اس کو یہ کہ پکاتی ہے کوئی چیز — جاتا رہا جو طبعِ حزیں پر ملال تھا
سمجھے کہ اب وہ ملک کی حالت نہیں رہی — کم ہو چلا ہے قحط کا جو اشتعال تھا
پوچھا خود اس سے جا کے تو رونے لگی کہ آہ — کیا آپ کو غذا کا بھی یاں احتمال تھا
بچے یہ تین دن سے تڑپتے ہیں خاک پر — میں کیا کہوں زبان سے جو ان کا حال تھا
مجبور ہو کے ان کے بہلنے کے واسطے — پانی چڑھا دیا ہے۔ یہ اس کا ابال تھا
ان سے یہ کہہ دیا ہے کہ اب مطمئن رہو — کھانا یہ پک رہا ہے اسی کا خیال تھا
بے اختیار رونے لگے حضرتِ عمرؓ — بولے کہ یہ میرے ہی کئے کا وبال تھا
جو کچھ کہ ہے یہ سب ہے مری شامتِ عمل — از بس گنہگار میرا بال بال تھا
لنگر سے آپ لائے سب اسبابِ آب و نان — جو ختمِ قحط کا سببِ اندمال تھا۔
چولھے کے پاس بیٹھ کے خود پھونکتے تھے آگ — چہرہ تمام آگ کی گرمی سے لال تھا۔
بچوں نے پیٹ بھر کے جو کھایا تو کھل اٹھے — ایک ایک اب تو فرطِ خوشی سے نہال تھا
تھی وہ زنِ ضعیفہ سراپا زبانِ شکر — یاں حضرتِ عمرؓ کو وہی انفعال تھا
کہنے لگی عمرؓ کو بلا تھا جو حق ترا — جو کچھ گزر رہا ہے یہ اس کا وبال تھا

"انکو نہ تھی خبر کہ یہ خدمت گزارِ خلق
اسلام کا خلیفہؓ فرخندہ فال تھا" (نامی)

ولہ

عدل و مساوات فاروق اعظم (متوفی ۶۴۴ء)

ایک دن حضرت فاروقؓ نے منبر پہ کہا
میں تمہیں حکم جو کچھ دوں تو کرو گے منظور

ایک نے اُٹھ کے کہا یہ کہ "نہ مانیں گے کبھی"
کہ ترے عدل میں ہم کو نظر آتا ہے فتور

چادریں مالِ غنیمت میں جو اب کے آئیں
صحنِ مسجد میں وہ تقسیم ہوئیں سب کے حضور

ان میں ہر ایک کے حصے میں فقط ایک آئی
تھا تمہارا بھی وہی حق کہ یہی ہے دستور

اب جو یہ جسم پہ تیرے نظر آتا ہے لباس
یہ اسی لوٹ کی چادر سے بنا ہوگا ضرور

مختصر تھی وہ ردا اور ترا قد ہے دراز
ایک چادر میں ترا جسم نہ ہوگا مستور

اپنے حصے سے زیادہ جو لیا تو نے تو اب
تو خلافت کے نہ قابل ہے نہ ہم ہیں مامور"

گرچہ وہ حدِ مناسب سے بڑھا جاتا تھا۔
سب کے سب مُہر بہ لب تھے چہ اناث و چہ ذکور

روک دے کوئی کسی کو یہ نہ رکھتا تھا مجال
نشۂ عدل و مساوات میں سب تھے مخمور

اپنے فرزند سے فاروقِ معظم نے کہا
"تم کو ہے حالتِ اصلی کی حقیقت پہ عبور

تم ہی دے سکتے ہو اس کا مری جانب سے جواب
کہ نہ پکڑے مجھے محشر میں مرا ربِ غفور"

بولے یہ ابنِ عمرؓ سب سے مخاطب ہو کر
اس میں کچھ والدِ ماجد کا نہیں جرم و قصور

ایک چادر میں جو پورا نہ ہوا ان کا لباس
کر سکی اس کو گوارا نہ مری طبعِ غیور

اپنے حصے کی بھی میں نے انہیں چادر دے دی
واقعہ کی یہ حقیقت ہے کہ جو تھی مستور"

نکتہ چیں نے یہ کہا اُٹھ کے وہاں اے فاروقؓ
حکم دے ہم کو کہ اب ہم اسے مانیں گے ضرور

حضرت عمرؓ اور عہد کا پاس

(از مولانا ظفر علی خاں مدیر اخبار زمیندار)

وہ تیغ جس کی چمک برقِ طور کی مانند
بنی تھی روشنیٔ دیدۂ جہاں کے لئے

چلائی سعدؓ نے جب قادسیہ میں آکر
تو قدسیوں نے قدم آکے تیغ زاں کیلئے

اس ایک فتح نے ایران کو کیا تسخیر
رہی نہ کوئی کمی دودۂ (خاندان) کیاں کے لئے

مقاومت کے دکھائے عدو نے گر جوہر
یہ فخر وقف تھا بازوئے ہرمزاں کیلئے

گئی عجم کی غنیمت مدینہ کو جس وقت
کہ تھا وہ منتظر اس گنج شائگاں کے لئے

تو ہرمزاں کے بارہ میں سعدؓ نے لکھا
بلا یہ ایک ہے اسلامیوں کی جاں کیلئے

ہوا جنابِ عمرؓ کا یہ فیصلہ اسپر
سزائے موت ہے اس دشمنِ اماں کیلئے

یہ ہرمزاں نے کہا پہلے قتل سے پانی
پلاؤ مجھ کو خداوندِ انس و جاں کیلئے

دیا گیا جب اُسے آبخورہ پانی کا
تامل اس نے کیا شائد امتحاں کیلئے

تشفّی اس کو جنابِ عمرؓ نے دی اسطرح
زباں ہے قول کو اور قول ہے زباں کیلئے

نہ ترے حلق سے جب تک اترے یہ پانی
حرام خوں ہے ترا خنجر رواں کے لئے

ٹپک کر اس نے پیالہ کہا کہ خوف سے اب
ملی نجات مجھے عمرِ جاوداں کے لئے

امان مل گئی مجھ کو ہے فرض عہد کا پاس
حریمِ احمدِ مرسلؐ کے پاسباں (فاروق اعظمؓ) کے لئے

فدا یہ جانِ گرامی ہو دینِ احمدؐ پر
بنا ہے آج سے اسلام ہرمزاں کے لئے

اپنا کام خود کرنے کی تلقین عمرؓ (شہید ۲۳ھ میلادی ۶۴۴ء)

(از پیر عالم شاہ صاحب رئیس کوٹلی پیراں)

اک روز تھے سفر میں شتر پر عمرؓ سوار
کوڑا زمیں پہ دستِ مبارک سے گر پڑا
زاں پیشتر کہ کوئی ملازم اُٹھا کے دے
خود آپ نے اتر کے وہ چابک اٹھا لیا
پوچھا ملازمینِ رکاب جنابؓ نے
"کیا فائدہ حضورؐ! تھا اس اہتمام کا
تکلیف اترنے چڑھنے کی فرمائی کس لئے
اس کام میں نہیں تھا تکلف ہمیں ذرا
فرمایا میں جو کام خود انجام دے سکوں
وہ خود ہی میں کروں تو ہے اس میں میرا بھلا
کیوں دوسروں کو دے کوئی تکلیف کام کی
خالق نے جب دیئے ہوں اسے اپنے دست و پا
انسان اپنا کام کرے آپ تو ہے خوب
ہو عاجز و ضعیف تو پھر بات ہے جدا
یہ سادگی طبع یہ ارشاد یہ عمل!
ہے ان کا جن کے در کے شہنشاہ تھے گدا
فاروقِ اعظم ان کا لقب، نام ہے عمرؓ
جن سے ہمیشہ خوش ہی رہے سیّد البشرؐ

حضرت عمرؓ اور گدا۔

(صاحبزادہ محمد عمرؒ - رتہ پیراں)

ایک دن فاروقؓ کو دورانِ گشت
آئی ٹولی اک فقیروں کی نظر
آپ نے پوچھا ہے کیا وجہِ معاش
کس طرح اوقات ہوتی ہے بسر
"آسرا رب پر ہے" وہ کہنے لگے
"یعنے ہوتی ہے توکل پر گذر"
آپ نے فرمایا "پھر تو یوں کہو
دوسروں کی ہے کمائی پر نظر
تم نکمے مفت خورے ہو تمام
ہے سمجھ رکھا گدائی کو ہنر

کسب کرکے رزق تم پیدا کرو — نخل ہے اپنے کرو حاصل ثمر

جان لو کاسب ہے مولا کا حبیب — حسبِ حکمِ ہادیِ جن و بشر

ناطقِ حق سے یہ سنکر قولِ حق — باندھ لی سب نے مکاسب پہ کمر

عاملِ حق خود رہے وہ عمر بھر — پھر نہ کیوں کرتا اثر قولِ عمرؓ

خشت سازی کرکے پالے پیٹ جو

کیوں نہ اس کی ذات ہو پھر معتبر

اظہارِ عقیدت بجنابِ عمرؓ

(از چوہدری دِتو رام صاحب۔ کوثری قصبہ نانڈری ضلع حصار)

اے محمدؐ کے مصاحب اے امیرِ باکرم — تیری ہیبت سے کیا شیطان نے بھی سر کو خم

دشمنانِ دینِ سرمد تجھ سے عاجز آگئے — شرک کی ہستی کو تو نے کر دیا ننگِ عدم

مفتخر تجھ سے رہا تختِ خلافت دھر میں — تو نے ہر اک ملک میں گاڑا شریعت کا علم

وادیِ بیت المقدس ہے تیری تفریح گاہ — یاد کرتا ہے تیری رفتار کو یوروشلم (بیت المقدس)

آج کسریٰ کو ترے قدموں پہ کیا کیا ناز ہیں — ہے درفشِ کاویانی پر تری گردِ قدم

ہو گئے بتخانے تیرے شورِ ہیبت سے خراب — پھر گیا آتشکدوں پر تیرا سیلابِ حشم

پست تو نے کر دیا اوجِ عظیم آلروم کو — ہو گئی ڈھیلی بنائے قصرِ ہرقل ایک دم (نام بادشاہ روم)

جو کیا تو نے کیا اسلام کی خاطر غرض

تیرا دم بھی بعد ختم المرسلین ہے مغتنم

حدِ شرعِ پاک جاری تو نے کی فرزند پر — مر گیا بیٹا جواں اور کچھ نہ تھا تجھ کو الم

زیب دیتا ہے تجھے (ابو شحمہ) سالارِ عادل کا لقب — عدل بھی کھاتا ہے تیرے قولِ فیصل کی قسم

تیرا وہ چھپ چھپ کے پھرنا شب کو بہرِ عدل و داد — ہے رعیت پروری کی ایک برہانِ اتم

تیری رائیں عکسِ وحیِ کبریا ہوتی رہیں
تجھ کو کرتے تھے نبیؐ اکثر قضایا میں حکم (پنچ)

ختم گر ہوتی نہ احمدؐ پر نبوت دہر میں — لائق پیغمبری تو تھا بہ سوگندِ حرم (کعبہ)
عہد میں تیرے ہوئی توسیعِ اسلام اس قدر — تیری کشور کا تھا اک ادنیٰ سا صوبہ ملکِ جم (ایران)
گو ترے قبضے میں بیت المال کا کل مال تھا — پاتھر کر اینٹ اپنا تو بھرتا رہا لیکن شکم
بارگاہِ لم یزل میں حسبِ حکمِ ذوالجلال — نامہائے بخت سب کے جب لگے ہونے رقم
صدق اس کو۔ اس کو استغنا، کسی کو اتقا — الغرض سب کو ملا مقسوم بذلِ ذوالکرم
تجھ کو اے فاروقِ اعظم کلکِ قدرت نے لکھا — حامیِ عدل و عدالت ماحیِ ظلمہ و ظُلَم (ظلم) (تاریکی)

مثلِ افلح کہ ثوری تیرا غلامِ خاص ہے (مشہور غلام)
تازہ دم ترے وفورِ عشق سے ہے دمبدم

فتح بیت المقدس کے بعد حضرت عمرؓ کی مدینہ کو مراجعت

(ماخوذ از نظم حضرت نفیس خلیلی)

نو فتح بیت مقدس کا باب کھلتا ہے — سروں پہ سایۂ بالِ عقاب کھلتا ہے
بغیر تیغ درِ انقلاب کھلتا ہے — یہودیوں کا فریبِ "کتاب" کھلتا ہے
غلام اونٹ پہ آقا لئے مہار آیا — خلیفہ دوشِ مساوات پر سوار آیا
مجلّا باطن و روشن ضمیر بعدِ نبیؐ — وہ اپنی طرز کا شاہ و فقیر بعدِ نبیؐ
عطا کنندۂ تاج و سریر بعدِ نبیؐ — وہ اہلِ بیتِ نبیؐ کا امیر بعدِ نبیؐ
وہ جس کا منکرِ ہستی بقا کا منکر ہے — امامِ وقت کا منکر خدا کا منکر ہے
انہی کا عدل جہاں میں ہے بے عدیل ابتک — انہی کا دہر میں ناپید ہے مثیل ابتک
انہی کی ذات سے کفار ہیں ذلیل ابتک — انہی کی خوبیِ اعمال ہے کفیل ابتک

انہی سے اہل شقاوت کی جان جاتی ہے
انہی کے نام سے تثلیث تھر تھراتی ہے

کڑی ہو منزلیں دور و دراز جادہ ہو
غلام اونٹ پہ اور آپ پا پیادہ ہو

اب اور اس سے سوا کیا حیات سادہ ہو
تنِ جمیل پہ پیوند کا لبادہ ہو

وگرنہ اطلس و سنجاب کیا حصول نہیں!
جواب ہے کہ یہ فرمودۂ رسول نہیں

یہ کچھ ہے صورتِ معجز نما خلیفہ رض کی
عیاں ہے خوبیٔ صدق و صفا خلیفہ کی

بیانِ حق نے وہ باندھی ہوا خلیفہ رض کی
شبیہ کھینچ گئی سر تا پا خلیفہ رض کی

نظر میں جسکی یہ دنیا حقیر جیفہ ہے
تلاش جس کی تھی رب کو یہی خلیفہ رض ہے

سفیر پہنچا لیے احترام لایا انہیں
کلید بیت مقدس کا اہل پایا انہیں

حضور سمتِ مدینہ بصد وقار آئے
صدا دی گنبدِ خضرےٰ نے حق شعار آئے

پکارے ابنِ علی رض عم کامگار آئے
علی رض لپٹ گئے آقائے نامدار آئے

مثال سر و، فدا اور کھڑا ہجوم میں تھا
عرب کا چاند گھرا حلقۂ نجوم میں تھا

حضرت عمر رض کی تادیبِ نفس

(از مولوی غلام مصطفیٰ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ وکیل مزنگ لاہور)

اک روز جا رہے تھے کہیں حضرتِ عمر رض
پُر آب مشک سے تھی خمیدہ ہوئی کمر

کی عرض ایک شخص نے رستے میں یا امیر رض
زیبا نہیں حضور کو یہ بوجھ پشت پر

فرمایا آج نفس تھا کچھ مائل غرور
تادیب اس کے واسطے لازم تھی مختصر

دیتے نہ تھے وہ زہد و ریاضت کو ہاتھ سے
رکھتے تھے زیر نفس کو ہر حال میں عمر رض

حضرت عمرؓ اور ایک بوڑھی عورت

(از ابو الافضل پیر غلام دستگیر نامی)

غریبی کی حالت میں یثرب سے باہر — سرِ راہ اک بوڑھی بیٹھی ہوئی ہے
یہ ہے برکتِ عہدِ فاروقِ اعظمؓ — کہ آزادیٔ قول سب کو ملی ہے
عمرؓ حسبِ معمول نکلے ہیں باہر — کہ نظروں سے گزرے جو نیکی بدی ہے
سُنا اُس عجوزہ[1] کو یہ بڑبڑاتے — "غریبی کی مجھ پر مصیبت پڑی ہے
خلیفہ نہیں ہے خبر میری لیتا — وہ کیوں لے اسے کیا مصیبت پڑی ہے
عرب اور عجم کا وہ ٹھیرا شہنشہ — یہاں عاجزی، بے کسی، مفلسی ہے
مگر یہ نہیں ہے خبر اُس کو شاید — قیامت نہایت قریب آرہی ہے
حضورِ خدا جب کروں گی تظلُّم — تو معلوم ہوگا کہ کیا داوری ہے
یہ سُنکر خلیفہ ہیں کہتے کہ مائی! — خلیفہ کو کیا اِطلاع اپنی دی ہے
اسے علم ہے کیا تیری مفلسی کا — بیاں اُس سے کب اپنی تکلیف کی ہے
جنابِ عمرؓ سے یہ سُنکر وہ بولی — میاں تُم نے یہ بات کیسی کہی ہے
خلیفہ کا ہے فرض خود پھر کے دیکھے — ضرورت کسے کیا ہے کس چیز کی ہے
یہ سُنکر ہیں فرماتے فاروقؓ اُس سے — ہے بالکل بجا تو نے جو بات کی ہے
یہ فرما کے دیتے ہیں نقد اُس کو اتنا — کہ ہوجاتا خوش اُس عجوزہ کا جی ہے
خوشی سے نکلتا ہے یہ اُسکے منہ سے — خلافت تو بیٹا! حقیقت تیری ہے
سزاوار و لائق خلافت کے ہے تو — جو تو ہو خلیفہ تو خوش قسمتی ہے

---

[1] صحیح لفظ عجوز ہے۔ خلق

عجوزہ کو معلوم کیا تھا کہ اُس کا مخاطب جو ہے، ہاں خلیفہ وہی ہے
وہی سیدُالقوم خادم ہے اُن کا کہ انصاف کی دھوم جس کے مچی ہے
رعایا کی کرتا ہے جو پاسبانی کٹی جس سے جڑ ظلم و بیداد کی ہے

وہ فاروقِ اعظم عمرؓ ہے خلیفہ
کہ جس سے جھگڑ سکتی ہے اک ضعیفہ

ولہٗ

مار کر دُرّے عمرؓ نے کر دیا بیٹا ہلاک

نانوئے فاروقِ اعظمؓ پر یہ کس کا سر ہے آج
جس کے ماتم میں ہیں سب خُرد و کلاں گریہ کناں
کہہ رہے ہیں خود امیرالمومنینؓ باچشم تر
"حکم حق سے میں بہت مجبور تھا اے نوجواں
مار سے دِرّوں کی ہو بیٹا تڑپ کر یوں ہلاک
باپ کو ہیں کب گوارا اس طرح کی سختیاں
تیری ماں کی منتیں تھیں، مشورہ اصحابؓ کا
ملتوی اس حد کو کر دوں جبکہ تھا تو نیم جاں
حکمِ قرآنی کا اِجرا تھا مقدم رحم پر
ہو گیا بے جان آخر تیرا جسمِ ناتواں
چند ساعت کا عذابِ جاں گُسل تیرے لئے
عاقبت محمود کرنے کا تھا ساماں بے گماں
عرض کرنا بارگاہِ مصطفےٰ میں با ادب!

اے فدائے تو عمرؓ را مال و زن، فرزند و جاں

حدِ قرآنی کا با اخلاص قیم (قائم کرنیوالا) ہے عمرؓ

شاید اِس کا ہے یہی بوشحمۂ جنت مکاں"

اپنے زانو پر عمرؓ نے جب رکھا بیٹے کا سر

کر لیا جب پاک اُس کو ایک دم حد مار کر

کارِ دیں میں جو نہیں بیٹے کا بھی کرتا لحاظ

غیر کا حق بات میں وہ پھر کرے گا کیا لحاظ

والیٔ مصر کے بیٹے کو حضرت عمرؓ کی تادیب

(از ابو الاعجاز میاں عبدالمجید ازل)

مسجدِ نبوی میں تھے فاروقِ اعظمؓ جلوہ گر — خدمتِ والا میں حاضر ایک اعرابی ہُوا

آپ نے پوچھا جو اُس سے کس لیے آیا ہے تو — بھر کے آنسو اپنی آنکھوں میں وہ یوں کہنے لگا

مصر سے میں آ رہا ہوں یا امیر المومنینؓ — ایک فریادی کی حیثیت میں یہ ہے مدعا

آپ سے کہہ دوں جو کچھ مجھ سے کیا گھوڑ دوڑ میں — مصر کے والی کے بیٹے نے سلوکِ ناروا

بات اتنی تھی کہ میرا اسپ اسکے اسپ سے — اتفاقاً دوڑ میں آگے جو کچھ بڑھنے لگا

اُس کو اپنی شان میں یہ امر گزرا ناگوار — مار کر چابک میرا گھوڑا دیا پیچھے ہٹا

اور کہا کمبخت تجھ کو شرم کچھ آتی نہیں — مُلک کے والی کے بیٹے سے ہے بازی لے چلا

اک قدم بھی اب بڑھا آگے تو اس چابک سے ہم — وہ خبر لینگے کہ اس جرأت پہ تو پچھتائے گا

اُس جفاگر سے مجھے بدلہ میرا دلوا دیجئے — سارے عالم میں ہے شہرہ آپ کے انصاف کا

پڑ گئے فاروقِ اعظمؓ کے معاً ابرو پہ بل — گوش زد اُن کے ہُوا جس وقت سارا ماجرا

حکم اک بھیجا اُسی دم مصر کے والی کے نام — لیکے جلدی کو مدینہ میں جو حاضر ہو گیا

بات اعرابی کی ثابت ہو گئی سچی جو ہیں — دیکھے اُسکے ہاتھ میں چابک یہ حضرت نے کہا

مار اس ظالم کو جتنا آج تجھ سے ہو سکے — بدسلوکی تجھ سے جو کی ہے چکھا اس کا مزا

تا نکل جائے مرد دربار سب کے سامنے — اُس کے سر میں جو سمائی ہے امیری کی ہوا

الغرض پیٹا گیا وہ بے طرح دربار میں — اور اعرابی نے اپنا خوب بدلہ لے لیا

پھر مخاطب ہو کے ابن العاص کے فرزند سے — حضرت فاروق اعظمؓ نے یہ غصے میں کہا

کس لئے ان کو بنا رکھا ہے اب تم نے غلام

ماؤں نے اہل عرب کو تو جنا آزاد تھا

شکوہ ایمانی فاروق اعظمؓ

(ماخوذ از مثنوی مولانا جلال الدین رومیؒ متوفی ۶۷۲ھ)

حضرت فاروق وقت کے امیر — بھیجا جن کے پاس قیصر نے سفیر

جب مدینے میں وہ پہنچا بے خبر — پوچھا اُس نے ہے کہاں قصر عمرؓ

قوم گفتندش کہ اورا قصر نیست — مر عمرؓ را قصر جان روشنیست

قصر و درباں سے ہے مستغنی امیرؓ — قصر مضبوط اُس کا ہے روشن ضمیر

چوں رسول روم ایں الفاظ تر — در سماع آورد شد مشتاق تر

سُن کے یہ بات اشتیاق اس کا بڑھا — اور سواری چھوڑ کر پیدل ہوا

دیکھ کر یوں اُس کو سرگرم تلاش — ایک بدوی نے کہا اے خوش قماش

زیر خرما بن زخلقاں او جدا — زیر سایہ خفتہ بیں سایہ خدا

سامنے ہے جو نظر آتی کھجور — سویا ہے اُس کے تلے وہ ذی شعور

آمد آں جا و از دور ایستاد — مر عمرؓ را دید و در لرزہ فتاد

ہیبتے زاں خفتہ آمد بر رسول — حالتے خوش کرد بر جانش نزول

مہر و ہیبت ہست ضد یک دگر — ایں دو ضد را دید جمع اندر جگر

آکے اُس جا دور استادہ ہوا — اور عمرؓ کو دیکھ کر تھرا گیا

گو تھی ہیبت اُس پر اِتنی چھا رہی — مہر کی خوشبو بھی تھی ساتھ آ رہی

مہر و ہیبت گو ہیں ضد یک دگر — پر دلِ قاصد پہ تھیں وہ جلوہ گر

اپنی اِس حالت پہ وہ حیران تھا — اور تھا یہ دل ہی دل میں کہہ رہا

میں بہت سے بادشاہوں سے ملا — جن کے درباروں کا اتنا ٹھاٹھ تھا

مجھ کو جنگل میں ملے شیر و پلنگ — دیکھ کر اُن کو اُڑا امیرانہ رنگ

رزم میں بھی میں رہا شیرِ دلیر — کوئی دشمن کر سکا مجھ کو نہ زیر

بے سلاح ایں مرد خفتہ بر زمیں — من بہ ہفت اندام لرزاں چیست ایں

ہیبتِ حق است ایں از خلق نیست — ہیبت ایں مردِ صاحب دلق نیست

اِس جوانِ خفتہ بے ہتھیار سے — میرے ہفت اندام ہیں کیوں کانپ اُٹھے

ہیبتِ حق ہے۔ نہیں یہ خلق کی — ہاں نہیں ہیبت یہ صاحب دلق کی

ہر کہ ترسید از حق و تقوے گزید — ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید

حق سے خائف ہو جو اور تقوے شعار — جن و انس اُس سے ہیں ڈرتے آشکار

حرمتِ فاروقؓ سے وہ فکر مند — دست بستہ تھا کھڑا بے پائے بند

بعد اک ساعت کے اُٹھ بیٹھے عمرؓ — اور علیکم کہ کے فرمایا نہ ڈر

پھر بٹھا کر پاس اسے ایمن کیا — مردِ دل ترسندہ کو ساکن کیا

خاطرِ ویرانش را آباد کرد ! — آں دل از جا رفتہ را دلشاد کرد

پھر اسے اسلام کی تعلیم دی
دل میں اُس کے جو کجی تھی دُور کی

بحکم حضرتِ فاروقؓ جاری ہو گیا دریا

(از حضرتِ زبیری لکھنوی و مختصر کردہ حضرت اظہر امرتسری)

دیارِ مصر میں جس وقت آئی فوجِ ایمانی
حدودِ کفر میں داخل ہوا جیشِ مسلمانی

ملی اسلامیوں کو دولتِ فتح و ظفر آ کر
مگر یہ نیل کی وادی میں دیکھا دل شکن منظر

نظر آیا مسلمانوں کو عبرت خیز نظارہ
وہ نظارہ کہ وحشت کا بھی دل ہو جس سے صد پارہ

وہ منظر آہ کیا کہیے کہ اک خونی حکایت تھی
وہ حالت آہ کیا لکھیے جو نقشِ بربریت تھی

شروعِ سال تو جب فصل بونے کی گھڑی آتی
تو مصری قوم اک خونی کہانی کو بھی دہراتی

زر و زیور سے اک نو عمر لڑکی کو سجاتے تھے
اڑھا کر اس کو پوشاکِ عروسی خوب گاتے تھے

پھر اس نو خیز دوشیزہ کو دریا میں ڈبوتے تھے
قیامت ہے کہ بارہ سال کی دولت کو کھوتے تھے

عقیدہ تھا یہ ان کا اس پری چہرہ کی قربانی
رکھے گی سال بھر کھیتوں میں رودِ نیل کا پانی

ہوئی جب اطلاع مامور کو اس رسمِ وحشت سے
تو پوچھا اس نے عرضی لکھ کے دربارِ خلافت سے

جواب اس کا لکھا یہ حضرتِ فاروقِ اعظمؓ نے
رواں تجھ کو کیا اے نیل اگر ربِ دو عالم نے

تو پھر تیرے لئے فاروقؓ کا پیغام ہے دریا
رسومِ جاہلیت کی کسی صورت نہ کر پروا

میرا یہ حکم پاتے ہی سنبھل جا ہوش میں آ جا
تڑپ اٹھ اور رواں ہو جا ابل جا جوش میں آ جا

یہ نامہ مصر پہنچا نیل میں ڈالا گیا جا کر
نظر آیا نگاہِ اہلِ عالم کو عجب منظر

بحکم حضرتِ فاروقؓ جاری ہو گیا دریا
سبک رو صورتِ بادِ بہاری ہو گیا دریا

مٹایا اس طرح فاروقؓ نے مصری ضلالت کو
دکھائی روشنی کی رہ پرستارانِ ظلمت کو

خدا کی رحمتیں اس پاک باز و پاک طینت پر
کہ جس کی زندگی کا ہر قدم اٹھتا تھا سنت پر

اسی کی واسطے دنیا میں ہے باعزّ و شاں رہنا
ریاضِ خلد میں بن کر خدا کا مہماں رہنا

کشف و کرامتِ عمرؓ

(از صاحبزادہ محمد ابوبکر ہاشمی)

ایک دن دورانِ خطبہ میں کہا ۔۔۔ حضرتِ فاروقؓ نے یہ بر ملا!
اوٹ میں آ کوہ کی اے ساریہ ۔۔۔ اِس طرح تو فوج کو اپنی بچا
سامعین اِس سے بہت حیران تھے ۔۔۔ آپ نے یہ بے محل کیا کہہ دیا
فرضِ نماز سے فارغ ہوئے جب مومنین ۔۔۔ پوچھا یا حضرتؓ یہ کیا ہے ماجرا
ساریہ لڑتا ہے صدہا کوس پر ۔۔۔ آپ نے کیوں یہ خطاب اُس کو کیا
حضرتِ فاروقؓ نے سُن کر یہ بات ۔۔۔ سائلوں پر یوں کیا کشف غطا
میں نے دیکھا لشکرِ اسلام کو ۔۔۔ اپنے گھیرے میں ہے دشمن لے رہا
بے خبر اِس حال سے تھے مومنین ۔۔۔ مطلع سالار کو میں نے کیا
میں نے دی آواز تو سُن کر اُسے ۔۔۔ ساریہ نے فوج اپنی لی بچا
حق کی جانب سے ہُوا ہے یہ ظہور ۔۔۔ فتح و نصرت بھی اُسی کی ہے عطا

بعد ازاں جب واپس آئے ساریہ ۔۔۔ گزرا تھا جو من و عن بتلا دیا
وہ عمرؓ کی تھی صدا آوازِ حق ۔۔۔ جس سے گونج اُٹھے جہاں کے نُہ طبق
صاحبِ کشف و کرامت تھے عمرؓ ۔۔۔ مالکِ فضل و شہامت تھے عمرؓ

حضرتِ عمرؓ اور حرمِ محترم کی خدمتِ خلق

(از صاحبزادہ عبدالغفور شاہ رئیس موضع قلعہ سیمنتا)

خیمہ لگا کے بیٹھا تھا اک بادیہ نشین ۔۔۔ اندر سے ہائے ہائے کی تھی آ رہی صدا
گزرے جو گشت کرتے ہوئے اُس طرف عمرؓ ۔۔۔ پوچھا درونِ خانہ سے میں سُن رہا ہوں کیا

اُس نے کہا کہ "جاؤ کرو اپنا کام تم"
فرمایا "تو کہ بتاؤں گا یہ کام ہے میرا"

"بھائی یہ دردِ زہ میں گرفتار کی ہے چیخ
دائی کہاں سے لاؤں جو اس کی کرے دوا"

یہ سُن آپ آئے اُسی وقت اپنے گھر
اور اپنی بیوی سیدہ کلثوم (ام کلثوم) سے کہا

"اللہ نے دیا ہے تمہیں موقعِ ثواب
لے کر ضروریات چلو بنتِ فاطمہ رضہ"

سامان سیدہ رضہ نے نکالا جو رات کو
فاروق رضہ نے وہ دوشِ مبارک پہ رکھ لیا

بدوی کے پاس آپ نے باہر کیا قیام
پہنچیں قریب دردِ گرفتہ کے سیدہ

بیرونِ خیمہ حلوہ پکاتے تھے جب عمر رضہ
اندر سے آئی سیدہ کلثوم رضہ کی ندا

"ساتھی کو دیجئے گا مبارک یہ اے امیر رضہ
اک خوب رُو پسر اُسے حق نے عطا کیا"

لفظِ امیر سُن کے ڈرا اجنبی بہت
اور اُٹھ کے دور ہٹنے لگا اُن سے برملا

فرمایا "جیسے پہلے تھے ویسے ہی تم رہو
مجھ سے نہ ڈرنا چاہیئے بھائی تمہیں ذرا

ہاں تم بھی نوشِ جاں کرو بیخوف شوق سے
زچہ کے واسطے ہے جو میں نے پکا دیا"

وہ دونوں سیر ہو چکے جس وقت تو جناب
گھر لوٹے سیدہ کو لئے ساتھ بے ریا

فرما گئے یہ جاتے ہوئے اجنبی کو آپ
کل آنا میرے پاس میں دونگا جو بن پڑا

جب دن چڑھا تو حاضرِ دربار ہو کے وہ
پا کر مراد اپنے وطن کو چلا گیا

یہ جانشینِ حضرتِ خیر الانام تھے
جن سے نکلتے ساری خدائی کے کام تھے

قصیدہ فاروقی

(از مولانا اقدسی صاحب مرسلہ چودھری ثمر رضا ں)

خلافت کے نگین پر گرچہ نقشِ دومگیں تم ہو
حقیقت میں مگر اوّل امیر المومنین[1] تم ہو

---

[1] صدیق اکبر رضہ خلیفۂ رسول کہلاتے تھے۔ فاروق اعظم رضہ سب سے اول امیر المومنین کہلاتے۔

عطا حق نے کیا تم کو لقب فاروق اعظم کا ۔۔۔ جہاں میں آمرِ احکام فرقانِ مبیں تم ہو

اشداء علی الکفار کی تفسیر ہو تم ہی ۔۔۔ سراسر نصرتِ حق شوکتِ دینِ متیں تم ہو

دل اعدا میں ابتک زلزلے ہیں جسکے نعروں سے ۔۔۔ نیستانِ شجاعت کے وہ ضیغم بالیقیں تم ہو

سبھوں نے چھپ کے ہجرت کی مگر تم نے علانیہ ۔۔۔ رئیس المحاکمیں تم ہو امام الاشجعیں تم ہو

کوئی مومن ہوا مرتد نہ اس دورِ خلافت میں ۔۔۔ بقولِ مصطفٰے[۳] اسلام کے حصنِ حصیں تم ہو

تمہارے ہی زمانہ میں ہوا قائم سن ہجری ۔۔۔ مجدد عہد کے ہو موجدِ ماہ وسنیں تم ہو

کلیم آسا چھپے ہیں تم میں سو انوار کے جلوے ۔۔۔ یدِ بیضا کلام اللہ ہے اور آستیں تم ہو

امیر المومنین ہو اور ہو یعسوب امت کے ۔۔۔ دلِ اعدا کو تو ہو نیش۔ ہم کو انگبیں تم ہو

محمد[۱] اور تم پیدا ہوئے ہو ایک طینت سے ۔۔۔ اشارہ اس سے ہے اک جزو اصل یا وطیں تم ہو

نہ چھوڑا پاسِ ترتیب ادب کو بعد رحلت بھی ۔۔۔ محمد کے قریں صدیق ہیں۔ انکے قریں تم ہو

تمہیں[۲] پر حشر میں پہلے سلام اللہ بھیجے گا ۔۔۔ تعالی اللہ کیا مقبولِ رب العالمیں تم ہو

تمہارا دل گذرگاہِ خیالِ وحیِ داور ہے ۔۔۔ کہ جو سوچا۔ ہوا وہ صاحبِ رائے زریں تم ہو

مصلے کا لقب بخشا مقام پاک کعبہ کو ۔۔۔ عبادت خانۂ اسلام کے رکنِ رکیں تم ہو

بعہدِ جاہلیت بھی سفیر قوم تھے اول ۔۔۔ بعہدِ دیں رسول حق کے دوم جانشیں تم ہو

کبھی کھانا نہ تم نے سات لقموں سے سوا کھایا ۔۔۔ مسلمانوں کی خاطر قانعِ نانِ جویں تم ہو

مسلمان ہونے پر جسکے ہوئے روح الامیں نازل ۔۔۔ بشارت دی نبی کو وہ امام المسلمیں تم ہو

عمر رض کے یہ مناقب اور اچھوتے قافئے اِس پر
مگر حسنِ سخن کے اقدسی رکنِ رکیں تم ہو

---

[۱] انا و عمر من طینة واحدة [۲] اول من یسلم علیه الرب یوم القیامة عمر رض۔

سیدہ ام کلثومؓ اور ملکۂ روم کا تحفہ

(از ابو الافضل تابیؔ)

اُمّ کلثوم علیؓ نے ایک بار — قیصرہ کو بھیجے تحفے چند ایک
اک بہت ہی قیمتی شاہانہ ہار — جو تحف آئے عوض میں، اُن میں تھا
اہلِ خانہ کو ملا سو کا ہزار — جب ہوئی فاروق اعظمؓ کو خبر
جس میں شامل تھے سب اصحابؓ کبار — مجلسِ شوریٰ طلب کی آپ نے
اس میں حق ہے سیدہ کا برقرار — سب کی رائے تھی بدل میں آیا جو
خرچ جو اُن کا ہُوا۔ کر لیں شمار — آپ نے فرمایا۔ لیں گی سیدہ

جو بچے جائے وہ بیت المال میں
تاکہ اُس سے منتفع ہوں دیندار

اے امیر المومنین فاروق اعظمؓ مرحبا

(از قاضی خورشید الاسلام صاحب ایم۔ اے پھلوار اسٹریٹ رامپور یوپی)

اے امیر المومنین! فاروق اعظم مرحبا
ناخدائے قوم تھا تو جانشینِ مصطفٰےؐ
اے کہ وہ روح القدس تیری زباں سے ہمکلام
حق کو تیری ذات میں دینا تھا ملت کو پیام
قوم کا سردار تھا، افرادِ ملت کا امیں
اور نیاز و عجز کی تصویر تھی تیری جبیں
عزم میں فولاد تھا، ہمت میں بحرِ بیکراں

نام سے تیرے لرزاٹھتے تھے شاہانِ جہاں

اے مجاہد! اور دولت تھا تری ہر بات میں

تو محمد کا رفیقِ خاص تھا غزوات میں

عجز کا عالم یہ تھا ملبوس میں پیوند تھے

اپنی خاطر سارے بیت المال کے در بند تھے

کم خوری شیوہ تھا تاکہ بھوک کا احساس ہو

اور یتیموں مفلسوں کے درد کا کچھ پاس ہو

بیکسوں پر مہرباں تھا ظالموں پر سخت گیر

گویا تیرے کام میں ایمائے قدرت تھا مشیر

اہلِ دنیا کے لئے شمعِ ہدایت تیری ذات

فقر و صبر و خاکساری تھا تیرا دینِ حیات

تیرے در پر جبہ سا روم و مدائن کا شکوہ

(از مولانا ماہر القادری ۔ حیدر آباد)

تیرے در پر جبہ سا روم و مدائن کا شکوہ
تیری ٹھوکر پر پڑا قیصر و کسرے کے تاج

اللہ اللہ تو نے ٹوٹے بوریئے پر بیٹھ کر
سرکشوں سے نذر لی اور بادشاہوں سے خراج

کفر و بدعت کی تیرے آتے ہی نبضیں چھٹ گئیں
تیری دانائی نے پہچانا زمانے کا مزاج

تیری سطوت کا یہ عالم ہے کہ تیرے نام سے
کفر کے دل میں ہوا کرتا ہے اب بھی اختلاج

اُٹھ کہ پھر انصاف کی گردن تہِ شمشیر ہے

آکہ پھر سارے زمانے کو ہے تیری احتیاج

مناقب امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ

(از شیخ فرید الدین عطار صاحب منطق الطیر شہید ۶۵۸ھ)

خواجۂ شرع آفتاب جمع دیں
ظلِ حق فاروقِ اعظم رضؓ شمعِ دیں

ختم کردہ عدل انصاف او بحق
در فراست بردہ از مرداں سبق

آنکہ حق طٰہٰ برو خواند از نخست
تا مطہر شد ز طٰہٰ او درست

ہائے طٰہٰ در دلِ او ہا و ہوست
فرخ آں کس ہائے ہوئے ہائے اوست

آنکہ دارد بر صراطہ اوّل گزر!
ہست او از قولِ پیغمبر عمرؓ

آنکہ اوّل خلعت از دار السّلام
او بدست آرد زہے عالی مقام

چوں نخستش حق نہد در دست دست
آخرش با خود برد آں جا کہ ہست

کارِ دیں از عدلِ او انجام یافت
نیل جنبش۔ زلزلہ آرام یافت

شمعِ جنت بود و اندر ہیچ جمع!
ہیچکس را سایۂ نبود ز شمع

شمع را چوں سایۂ نبود ز نور!
چوں گریخت از سایۂ او دیو دور

چوں سخن گفتے حقیقت بر زبانش
از زرِ قلبے جدا گشتے عیانش

گہ ز دردِ عشق جاں می سوختش
گہ ز نطقِ حق زباں می سوختش

چو نبیؐ نی دید کو می سوخت زار
گفت شمعِ جنت است ایں نامدار

در عمرؓ گر میل بودے ذرۂ
کے پسر گشتے بزیرِ درّۂ

باز فاروقے کہ عدلش بود کار
گاہ می زد خشت و گہ می کند خار

بندِ ہیزم را بخود برداشتے
می شدے در شہر و رہ می خواستے

بودے ہر روزے دریں حبس و ہوس
ہفت لقمہ نانِ طعام او را وبس

سرکہ بودے با نمک بر خوانِ او
نے ز بیت المال بودے نانِ او

ریگ بودے گر بخفتے بستریش | درہ بودے بالشِ زیر سریش
شب برفتے بل زخود برداشتے | جملۂ شب پاسِ لشکر داشتے
برگرفتے ہمچو سقا مشکِ آب | پیرِ زن را آب دادے وقتِ خواب
باحذیفہ گفتے اے صاحب نظر | ہیچ می بینی نفاقے در عمرؓ
گو کسے کو عیب من بر روئے من | میل نکند تحفہ آرد سوئے من
گر خلافت بر خطا می داشت او | ہفت من دلقے چرانی داشت او
چوں نہ جامہ ست داش نہ گلیم | بر مرقع دوخت صد پارہ ادیم
آنکہ زیں ساں شاہئ خیلے کند | نیست ممکن کو بکس میلے کند
آنکہ گاہے خشت گاہے گل کشد | ایں ہمہ سختی نہ بر باطل کشد
گر خلافت از ہوائی راندے | خویش را بر سلطنت بنشاندے
شہرہائے منکراں از نامِ او | شد تہی از کفر در ایامِ او
گر تعصب می کنی از بہرِ ایں | نیست انصاف ہیر از قہرِ ایں
تو مکن اے جاہل ناحق شناس | از خلافت خواجگیٔ خود قیاس
بر تو گر ایں خواجگی آید بسر | زیں غمت صد آتش افتد در جگر
گر کسے زانشان خلافت بستدے | عہدۂ صد گونہ آفت بستدے

نیست آساں تا کہ جاں در تن بود
عہدۂ خلقے کہ در گردن بود

ابوبکرؓ و عمرؓ کی خلافت اور منع واحتیا صحابہؓ

(از شیخ فرید الدین عطار صاحب منطق الطیر)

میل اگر بودے دراں دو مقتدا | ہر دو گردندے پسر را پیشوا

هر دو گر بر وند حق از حق وراں — منع واجب آمدے بر دیگراں
منع رگر نا پدیدار آمدند ! — ترکِ واجب را روا دار آمدند
گر نمی آید کسے در منعِ یار — جملہ را تکذیب کن یا اختیار
ور کنی تکذیب اصحابؓ رسولؐ — قولِ پیغمبرؐ نہ کر دستی قبول
گفت "ہر یارم نجمے روشن است — بہترینِ قرنہا قرنِ من است
بہترینِ خلق یارانِ من اند — اقربا و دوستدارانِ من اند"
بہتریں چو نزدِ تو باشد بتر — کے تواں گفتن ترا صاحب نظر
کے روا داری کہ اصحابِ رسولؐ — مردِ ناحق را کنند از جاں قبول
یا نشانندش بجائے مصطفےٰ — بر صحابہؓ نیست ایں باطل روا
اختیارِ جملہ شاں گر نیست راست — اختیارِ جمع قرآں بس خطاست
بلکہ ہر چہ اصحابؓ پیغمبر کنند — حق کنند و لائق حق در کنند
گر کنی معزول یک تن راز کار — می کنی تکذیبِ سی و سی ہزار
آں کہ کار او جز بحق یکدم نہ کرد — تا بزانو بندِ اشتر کم نہ کرد

او چو چند بنے در آویزد بکار
حق ز حق ور کے برد ایں ظن مدار

گنبدِ سبز کے دو رفیق مصطفےٰ

(از مولانا عبد السبحان صاحب ہا وی فاضل حیدر آبادی)

گنبدِ سبز کے مکیں، محبوبِ رب کے جانشیں !
خاتمِ دین کے نگیں، گوہرِ تاجِ سروری
زندگی میں تھے ساتھ ساتھ، قبر میں بھی ہیں آس پاس

عشقِ دوام ہے یہی، اللہ رے دوست پروری

آپ کی ذاتِ پاک سے، ظاہر ہے حُسنِ لم یزل

مست کُن مشامِ جاں، آپ کی زلفِ عنبری

سازِ زباں سے جب اُٹھی، لا الٰہ کی صدا

جُھک گیا آکے روبرو، فرقِ بتانِ آذری

ہِل گئی سقفِ بتکدہ، کانپ اٹھا جہانِ کفر

پڑگئی سُن کے نامِ پاک، جسمِ عدو میں تھرتھری

جُھک کے خُدا کے روبرو، کفر کا سر جھکا دیا

خوب رہی یہ بندگی، ہٹ گئی جس سے کافری

کِسریٰ کا تخت اُلٹ گیا، بجھ گیا کفر کا چراغ

آپ کے نقشِ پا میں ہے، دبدبہ سکندری

فرشِ زمیں پہ ہاہمہ عرشِ بریں پہ زمزمہ

دی ہے خدا نے آپ کو، دونوں جہاں کی سروری

تاج پہن کے فقر کا، آپ نے کی شہنشہی

ہوگیا آکے سجدہ ریز، در پہ شکوہِ قیصری

پھر وہی نغمۂ الست چھیڑ مغنئ ازل !

روح میں تازگی ہو پھر شاخِ امید ہو ہری

ہادیؔ الٰہی کے نام کے، صدقے میں مانگ یہ دعا

ختم ہو ساری سامری، اور فنا ہو آمری

سعدین کا قران ہے پہلوئے ماہ میں

(از مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

گھڑیاں گنی ہیں برسوں کہ یہ سُب گھڑی پھری
مر مر کے پھر یہ سِل میرے سینہ سے سرکی ہے

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضعِ سر کی ہے

عُشّاقِ روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے
اللہ ہی جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

سعدین کا قران ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے

ولہ

سلام

شمعِ تابانِ کاشانۂ اجتہاد
مفتیٔ چار ملت پہ لاکھوں سلام

خاص اُس سابقِ سیرِ قربِ خدا
اوحدِ کاملیت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفا
عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اُس افضل الخلق بعد الرسل
ثانیٔ اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سید المتقین
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

فارقِ حق و باطل، امام الہدیٰ
تیغِ مسلولِ شدت پہ لاکھوں سلام

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود!
دولتِ جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ منثورِ قرآں کی سلک بہی
زوجِ دو نورِ عفّت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمانؓ صاحب قمیص ہُدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضےٰ شیرِ حق اشجع الاشجعیں
ساقیٔ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا
بابِ فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

شیرِ شمشیر زن شاہِ خیبر شکن
پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مدیح ذوالنورین رضؓ (متوفی ۱۹۳۵ء)

(از حکیم مومن خاں دہلوی متوفی ۱۸۵۲ء)

سیو ہیں زیبِ دہِ تختِ خلافت عثمانؓ
جس کی مسند کے حسد سے فلکِ اطلس خوار

لطف سے اُسکے زمیں غیرتِ باغِ فردوس
خُلق سے اُسکے زماں رشکِ دُکانِ عطّار

قلزمِ جود کا وہ جوش کہ پانی پانی!
آگے خطہائے کفِ دست کے موجِ انہار

بیرِ رومہ کی حکایت ہیں کہا رضواں نے
سلسبیل اسکے ہے دریائے سخاوت کا کنار

ذکرِ بخشش میں پڑے جھڑتے ہیں منہ سے موتی
مدح خواں کیلئے ہے یاں صلہ پیش از ایثار

اُس کے تمکیں کو اگر کوہ سے دیجے تشبیہ
ہے یقیں شعلۂ جوّالہ کو آجائے قرار

نظرِ لطف سے گر چارہ گرِ عاشق ہو
کرے حیرت سے بدل نرگسِ چشمِ بیمار

شرطِ ایمان ہے پیمانِ خلافت اُس کا
وہ مسلماں ہے کیا جسکو ہو اس میں انکار

قصۂ بیعتِ رضواں میں اشارہ ہے یہی
ورنہ کوئی نہیں ہمدستِ رسولِ مختار

اے شہِ عرش سریرو مہِ خورشید عذار (چہرہ)
درِ دولت پہ ترے انجم و افلاک نثار

سائلوں کا ترے کوچے میں درم فیض ہجوم
جیسے گلزار میں ہنگامِ سحر جوشِ ہزار (ملخصاً)

مناقب امیرالمؤمنین عثمان بن عفانؓ رضی اللہ عنہ

(از قطب الدین حضرت فرید الدین عطارؒ صاحب منطق الطیر)

خواجۂ سنت کہ نورِ مطلق است
بل خداوندے دو نورِ برحق است

آنکہ غرقِ بحرِ عرفاں آمد است
صدرِ دیں عثمانؓ عفان آمد است

رفعتے کاں رایتِ ایماں گرفت
از امیرالمومنین عثمانؓ گرفت

رونقے کاں عرصۂ کونین یافت
از دلِ پُرنورِ ذوالنورینؓ یافت

یوسفِ ثانی بقولِ مصطفےٰ!
بحرِ تقوےٰ و حیا کانِ وفا

کارِ ذوالقربےٰ بجاں پرداختہ
جانِ خود در کامِ ایشاں باختہ

سر بریدندش کہ تا بنشستہ بود
از چہ پیوستہ رحم برلبستہ بود

ہم ہدایت در جہاں و ہم ہنر
منتشر در عہدِ او شد بیشتر

ہم بعدلِ او شد ایماں منتشر
ہم زحکمش گشت قرآں منتشر

سیدِ ساداتؐ گفتے۔ بر فلک
شرم دارد دائم از عثمانؓ ملک

ہم پیمبرؐ گفت در کشفِ حجاب
حق نخواہد کرد با عثمانؓ حساب

چوں نہ بود او تا کند بیعت قبول
جدِ بجائے دستِ او دستِ رسولؐ

گفت ہر حاضر کہ من آسودمے
گر چو ذوالنورینؓ غائب بودمے

حضرت عثمان ذوالنورینؓ سے فرق مراتب کی تعلیم

(ماخوذ از مثنوی مولانا جلال الدین رومی متوفی سنہ ۱۲۷۳ء)

مصطفےٰ کی بنتِ عمہ کے پسر — حضرتِ عثمانؓ امیر مقتدر

یعنی ہمزلفِ علی المرتضےٰؓ ! — زوجِ دخترِ فاطمہؓ خیر النساء

جیشِ عُسرت کے مجہز باکرم — صاحبِ جود و سخا عالی ہمم

جانشیں فاروقِ اعظم کے ہوئے — بہرِ خطبہ جانبِ منبر بڑھے

وہ نبیؐ کا منبرِ سہ پایہ تھا — اور وہی شیخینؓ کا مقدم رہا

پایۂ اول نبیؐ کا تھا مقام — اور دوم صدیقؓ کا با احترام

تیسرے پر حضرتِ فاروقؓ نے — حق ادا تبلیغِ دیں کے تھے کئے

رکھا عثمانؓ نے وہاں جاکر قدم — بیٹھے تھے جس جا نبیؐ محترم

پس سوالش کرد مردِ بوالفضل — کاں دو نہ نشستند بر جائے رسولؐ

پس تو چوں جستی برایشاں سروری — چوں بُرتبت تو از ایشاں کمتری

آپ نے فرمایا۔ میں گر بیٹھتا — تیسرے پایہ پہ آکر بے ریا

تم عمرؓ جیسا سمجھ لیتے مجھے — جب کہ رتبے میں وہ تھے مجھ سے بڑے

گر دوم پایہ پہ میں کرتا قیام — وہم ہوتا میں ہوں اُس کا ہم مقام

جو ہے بعدِ انبیا افضل بشر — ق — جو کہ ہے صدیقؓ اکبر نامور

ہست ایں بالا مقامِ مصطفےٰ — وہم مثلے نیست باآں شہ مرا

اب نہ ہوگا یہ کسی کو وہم بھی — کہ میں ہوں ہم پایۂ احمد نبیؐ

قولِ عثمانؓ سے ہوئی ثابت یہ بات — مرتبہ میں بعدِ فخرِ کائنات

ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ سب سے بلند — سرفراز و کامیاب و ارجمند

بعد اِن کے رتبۂ عثمانؓ ہے
بالیقیں جو کامل الایمان ہے
(غلام دستگیر نامی)

خونِ عثمانؓ (شہید ۶۵۶ء)

(از جناب ابو المعانی تاج الدین احمد صاحب تاجؔ لاہوری بتصرفِ قلیل از نامی)

ہجوم حسرت و غم سے میرا دل محشر ستاں ہے
تصور میں میرے اک منظرِ شام غریباں ہے

وہ دیکھو فتنۂ دینِ سبا کیا رنگ ہے لایا
کہ ٹولی باغیوں کی ہر طرف خنجر بداماں ہے

تنزل ہے بپا گردوں پہ انکی اس شقاوت پر
بغاوت میں یقیناً خون کا طوفان پنہاں ہے

مسلمانی کے پردے میں یہ ہنگامہ یہ جلوہ کیوں؟
یہودی اور مجوسی کی شرارت فتنہ ساماں ہے

یہ کیسی ہو رہی ہیں یورشیں قصرِ خلافت پر
ابھی سے ہو رہا شیرازۂ ملت پریشاں ہے

یہ کس کا آب و دانہ بند کر رکھا ہے اُف توبہ
یہ نرغہ باغیوں کا ہے کہ اک وحشت کا طوفاں ہے

سمٹ آئی ہیں روحیں آج دنیائے شہادت کی
کسی مقتول کا مقتل بھی اک گنجِ شہیداں ہے

فرشتے تلملا اٹھے فلک چکر میں ہے آیا
خداوندا یہ کس کی تیغ ہے کس کی رگِ جاں ہے

ادب۔ او بے ادب۔ اللہ سے ڈر دل میں کچھ شرما
تیرے آہنگِ بد میں کار فرما قصد شیطاں ہے

جو داماد نبیؐ ہے اور اُس کا جانشیں بھی ہے
جو ہے قرآں کا جامع اور اب بھی محو قرآں ہے

لقب جس کا ہے ذوالنورینؓ اور عاشق نبیؐ کا ہے
کیا دل کھول کر جس نے نبیؐ پر مال قرباں ہے

نہیں ہے یاد تجھ کو بیعتِ رضواں کا وہ منظر
نظر آتا جہاں دستِ نبیؐ خود دستِ عثماںؓ ہے

اسی کو قتل کرنے کے لئے ہے آج آمادہ
وہ قرآں پڑھ رہا ہے اور قاتل تو مسلماں ہے

نہ شرمایا شقی بدگہر کیوں وار کرنے پر
امیر المومنین کی جان ہے اور تیغ براں ہے

ہے خونِ جامعِ قرآں سے قرآں تر بتر ہائے
قمیصِ حضرتِ عثماںؓ بھی دیکھو گل بداماں ہے

جنابِ نائلہ کی انگلیاں بھی کاٹ ڈالی ہیں
حرم پر بھی رواں ان طاغیوں کی تیغ براں ہے

نہ ہو کیوں پتہ پتہ نوحہ افگن اس تباہی پر
خزاں آئی چمن میں اُڑ گئی روحِ گلستاں ہے

نہ کیوں ماتم کرے اسلام اس اندھیر گردی پر
اُجالا خاک ہو جب بجھ گئی شمعِ شبستاں ہے

محمد مصطفےٰ کا جانشین یوں قتل ہو جائے
غضب یہ ہے کہ قاتل کا ابھی تک نام پنہاں ہے

یہ ہے وہ غم فزا اور روح فرسا سانحہ جس سے
زمینِ کربلا کا ذرہ ذرہ خوں بداماں ہے

جزاک اللہ تاج الدین احمد دے تجھے اس کی
جو ذوالنورینؓ کا تو سوزِ دل سے مرثیہ خواں ہے

تیرا ماتم۔ تیرا گریہ۔ تیرا نالہ۔ تیرا شیون
گواہی دے رہا ہے تجھ میں کتنا دردِ عثمانؓ ہے

تجھے مظلومیٔ عثمانؓ پر رونا نہ کیوں آئے
کہ یہ مظلومیت سوہانِ جانِ ہر مسلماں ہے

حقیقی تشنگی عثمانؓ کی جب یاد آتی ہے
تو اٹھتا ہر دلِ مسلم سے رنج و غم کا طوفاں ہے

اُتر آتا ہے خون آنکھوں میں ذکرِ خونِ عثمانؓ پر
ہر اک دل سے نکل کر لب پہ آتی آہ سوزاں ہے

یہ خونی داستانِ قتلِ عثمانؓ ہے الم افزا
اسے پڑھ سن کے ہر سچا مسلماں خون افشاں ہے

تجھے اے تاج کیا ڈر تابشِ خورشیدِ محشر کا
تیرے سر پر ہمیشہ سایۂ دامانِ عثمانؓ ہے

(نامیؔ)

جامع قرآن

(از ماسٹر محمد بخش صاحب مسلمؔ بی۔اے لاہوری)

صدقِ نیت دیکھئے حسنِ ارادت دیکھئے
با حیائے بے ریا کی نیک سیرت دیکھئے

کون جز عثمانؓ ذوالنورین ہے اسلام میں
دیکھئے اس کے لئے نہج البلاغت[1] دیکھئے

غور سے پڑھکر بیانِ ہجرتِ ذوہجرتین
چشمِ بینا ہے اگر اپنی بھی ہجرت دیکھئے

---

[1] کتاب مذکور میں ارشادِ علیؓ ہے قد نلت مِمہرا کا مالم ینالا یعنی اے عثمانؓ جو آپ کو حضور کی دامادی کا شرف حاصل ہے وہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو نہیں +

بیڑا دمہ سے ذرا پہلے وضو فرمایئے
پھر غنیٔ پاک کی شانِ سخاوت دیکھئے

فوق ایدیہم نے بخشا فوقِ دستِ یار کو
بیعتِ رضوان کی قرآں میں آیت دیکھئے

مصحفِ دلدار کا غازہ ہے خونِ عاشقاں
خونِ عثمانؓ دیکھئے مصحف کی زینت دیکھئے

نرغۂ و غوغائے اعدا میں بہنگام بلا
جامعِ قرآن کا ذوقِ تلاوت دیکھئے

اختتامِ زیست ہے اور ختم ہے قرآن کا
زہد و تقوےٰ دیکھئے جوشِ عقیدت دیکھئے

ذکرِ حق لب پر گلے پر خنجرِ ناحق شناس
ظلمِ ناحق۔ بندۂ حق کی شہادت دیکھئے

نقدِ جاں دے کر خریدا جنت الفردوس کو
کیا گرانمایہ ادا کی ہے یہ قیمت دیکھئے

ہو گیا بعدِ شہادت تیسرے دن کو غروب
نیرِ تابندۂ برجِ امامت دیکھئے

جان دے دی کی کسی کی تھی نہ خونریزی پسند
خونِ مسلم کی دلِ عثمانؓ میں حرمت دیکھئے

ہم علیؓ مرتضےٰ کے نام پر قربان ہیں
اعتقادِ اہلسنت و الجماعت دیکھئے

جس مکاں کے تھے محافظ حضرت حسنینؓ سے
اس مکاں میں جو مکیں تھا اسکی عظمت دیکھئے

کون تھا پیغامبر صلح حدیبیہ کے دن!
عرضِ مسلم ہے کہ مسلم کی روایت دیکھئے

حقیقتِ امانتِ خداوندِ ذوالفقارؓ (متوفی بعمر ۶۳ سال سنہ ۴۰ھ)

(از حکیم مومن خاں دہلوی متوفی سنہ ۱۲۸۱ھ)

آتی ہے لب پہ مدح خداوندِ ذوالفقار
لے جاؤ منکروں کے لئے ارمغانِ تیغ

شیرِ خدا علیؓ کہ شجاعت سے جس کی ہے
سرپنجۂ اسد پہ زنخ زن بنانِ تیغ

غالب کہ سر چڑھائے سے اسکے ہو فرضِ عین
تعظیمِ تیغ و کرامتِ تیغ و شانِ تیغ

وہ دستِ زور مظہر سرپنجۂ خدا
وہ تیغ باعثِ شرفِ دودمانِ تیغ

لرزاں تھے مثلِ بید تیرے رعب سے جو ہاتھ
پھل باغیوں کو کچھ نہ ملا جز زبانِ تیغ

ہر بار کیوں نہ ہو تیری تلوار تیز تر
دشمن کی ہے قساوتِ قلبی فسانِ تیغ

سیف و قلم ہیں دونوں ستون کاخِ دین کے
حیراں ہوں بابِ علم کہوں یا جہانِ تیغ

غازی بھی تو شہید بھی تو۔ تیرے دم سے ہے
سرگرم جلوہ فصلِ بہار و خزانِ تیغ

(ملخصاً)

اخلاقِ مرتضوی (الشہید ۱۶۶۱ء)

(از مولانا ظفر علی خاں صاحب زمیندار لاہور)

روایت ہے کہ اک سرکش یہودی !
ہؤا جنگ آزما شیرِ خدا سے

نہ تھا اس رمز سے شاید وہ آگاہ
کہ یہ کُشتی وہ لڑتا ہے قضا سے

جو اپنی جان کا ہو آپ دشمن
وہی اُلجھے علی المرتضٰے سے

ہؤا واقف وہ پہلی ہی پکڑ میں
علیؓ کے زورِ مرحب آزما سے

زمیں پر آ رہا۔ گرتا ہے جس طرح
خزاں کا آخری پتہ ہوا سے

کھڑی تھی موت آگے سر پہ اُس وقت
نہ تھا اس کو مفر سیلِ فنا سے

برنگِ ذوالفقار اُس کے لہو کے
نظر آتے تھے عرش و فرش پیاسے

یہودی نے یہ جب دیکھا کہ ہرگز
نہیں ممکن ہے بچنا اس بلا سے

مقابل چاند تھا۔ تھوکا اُسی پر
طبیعت کے پرانے اقتضا سے

کہ نکلے آخری نفرت کی حسرت
اسی حیلے، دلِ کفر آشنا سے

یہ گستاخانہ اور بے ہودہ حرکت
جونہی سرزد ہوئی اُس ناسزا سے

مگر روکا علیؓ نے ہاتھ اپنا
وہ جو ہاتھ آ گئے تھا قضا سے

کیا خوں بھی معاف اور یہ خطا بھی
مئے احساں سے تھے لبریز کاسے

جرائم سے نوازش کچھ سوا تھی
عطائیں بڑھتی جاتی تھیں خطا سے

یہودی بن گیا تصویرِ حیرت
امیر المومنین کی اس ادا سے
لگا کہنے کہ اے سرکارِ ذی جاہ
یہ سب کچھ کیوں ہے اور کس مدعا سے
مجھے کیوں آپ نے محروم رکھا
مرے مغلوب ہونے کی سزا سے
کیا کیوں میری اس جرأت سے اغماض
جو ہے مذموم بڑھکر انتہا سے
مکافاتِ عمل کا یہ تصور
ہے بالاتر میری فکرِ رسا سے
جواب اس نکتۂ باریک کا یوں!
ملا اس کو لبِ مشکل کشا سے
جو سچ پوچھے تو غصہ آگیا تھا
مجھے اس تیرے فعلِ ناروا سے
مگر یہ غصہ رکھتا تھا تعلق
فقط میرے ہی نفسِ فتنہ زا سے
میں اس حالت میں تجھ کو قتل کرتا
تو ہوتا سرخرو کیونکر خدا سے
کہ میں جو کام کرتا ہوں اسی میں
غرض ہوتی ہے مولا کی رضا سے
یہودی سن چکا اچھی طرح جب
یہ ارشاد انتہا تک ابتدا سے
پکار اٹھا کہ ہے اسلام سچا
ہے دنیا قائم اِس دینِ ھدا سے
تہی داماں رہا ہوں آج تک میں
چنوں گا پھول اب اس بوستاں سرا سے
میرا گھر شعلہ زارِ طور ہوگا!
اب اس شمعِ فروزاں کی ضیا سے

نہ سرتابی کروں گا آج کے بعد
خدا سے اور محمد مصطفےٰ سے

مناقب امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(از شیخ فریدالدین عطار صاحب منطق الطیر)

خواجۂ حق پیشوائے راستیں
کوہِ حلم و بحرِ علم و قطبِ دیں
ساقیٔ کوثر امام رہنما!
ابنِ عمِ مصطفےٰ شیرِ خدا

مرتضیٰ و مجتبیٰ جفتِ بتول ‌‌ ‌ خواجهٔ معصوم و دامادِ رسول

در بیانِ رہنمونی آمده ‌ ‌ صاحبِ اسرارِ سلونی آمده

مقتدائے دیں باستحقاق اوست ‌ ‌ مفتیٔ مطلق علے الاطلاق اوست

چونکه آں بدبختِ اخوال از قضا ‌ ‌ ناگہاں آں زخم زد بر مرتضیٰ

مرتضیٰ را شربتے کردند راست ‌ ‌ مرتضیٰ گفتا که خوں ریزم کجاست

شربت آورادِہ نخست آنگه مرا ‌ ‌ زانکه او خواہد بدن ہمره مرا

شربتش بردند گفت این است قہر ‌ ‌ حیدر ایں جا خواہدم کشتن بزہر

مرتضیٰ گفتا بحقِ کردگار ! ‌ ‌ گر بخورد ے شربتم آں نابکار

من ہمی نہادمے بے او بہم ‌ ‌ پیشِ حق در جنت الماویٰ قدم

مرتضیٰ را چوں بکشت آں مرد زشت ‌ ‌ مرتضیٰ بے او نمی شد در بہشت

بر عدو چوں شفقتش چندیں بود ‌ ‌ با چو صدیقش ہرگز کیں بود

آں که چندیں او غمِ دشمن خورد ‌ ‌ با عتیقش دشمنی چوں ظن برد

چند گوئی مرتضیٰ مظلوم بود ‌ ‌ وز خلافت راندن محروم بود

چوں علی شیرِ حق است و تاجِ سر ‌ ‌ ظلم نتواں کرد بر شیر اے پسر

مرتضیٰ را تو مکن بر خود قیاس ‌ ‌ زانکه در حق غرق بود آں حق شناس

او ز تو مردانه تر آمد بسے ‌ ‌ پس چرا جنگے نه کرد او با کسے

گر به ناحق بود صدیق اے عجب ‌ ‌ او چو بر حق بود حق کردے طلب

پیشِ حیدر خیل ام المومنین ‌ ‌ چوں نه بر منوال دیں جستند کیں

لاجرم چوں دید چنداں جنگ و شور ‌ ‌ دفع کرد آں قوم را حیدر بزور

آنکه با دختر تواند جنگ کرد ‌ ‌ داند او سوئے پدر آہنگ کرد

اے پسر تو بے نشانی از علی ‌ ‌ عین و لام و یا بدانی از علی

تو زعشقِ جانِ خویشی بے قرار | او نشستہ تا کند صد جاں نثار
از صحابہؓ گر شدے کشتہ کسے | حیدرِ کرار غم خوردے بسے
تا چرا من ہم نگشتم کُشتہ نیز
خوار شد در چشم من جانِ عزیز
ملخصاً

حضرت علیؓ کا اخلاصِ عمل (متوفی ۹ سنہ میلادی)

(ماخوذ از مثنوی مولانا روم متوفی ۶۷۱ سنہ میلادی محمدی)

تو علیؓ سے سیکھ اخلاصِ عمل | وہ تھے شیرِ حق منزہ از دغل
ایک کافر کو لیا حضرتؓ نے گھیر! | جب لگے قتل اُس کو کرنے کرکے زیر
او خدو انداخت بر روئے علیؓ | افتخارِ ہر ولیؒ و ہر نبیؑ!
جب پڑا تھوک اُس کا منہ پر آپ کے | پھینک کر تیغ آپ نے چھوڑا اُسے
گشت حیراں آں مبارز زاں عمل | از نمودن عفو و رحمِ بے محل
پوچھا حیرت سے۔ علیؓ یہ کیا کیا | بے محل عفو و کرم ہے آپ کا
در محلِ قہر ایں رحمت ز چیست | اژدہا را دست دادن کارِ کیست
گفت من تیغ از پئے حق می زنم | بندۂ حقم نہ مامورِ تنم!
شیرِ حقم نیستم شیرِ ہوا | فعلِ من بر دینِ من باشد گوا
یعنی فرمایا علیؓ نے گبر سے | بات سن میری تو غور و صبر سے
راہِ دیں میں تھا میں سرگرم نبرد | تھوک کر تو نے کیا وہ جوش سرد
رنجِ ذاتی درمیاں جب آگیا | رخنہ اخلاصِ عمل میں آ پڑا
نیم بہرِ حق شد و نیمے ہوا | شرکت اندر کارِ حق نبود روا
ہاتھ کھینچا میں نے تیرے قتل سے | تا نہ فرق اخلاص میں میرے پڑے

دیکھ کر مسلم کا اخلاصِ عمل
گبر کا جاتا رہا غدر و دخل

اس قدر اس پر اثر اس کا ہُوا
دینِ حق فوراً قبول اُس نے کیا

اور اُس کی قوم کے پنجاہ کس
داخلِ دیں ہو گئے بے پیش و پس

پھر علیؓ نے پہلواں سے یہ کہا
تھوکنا تیرا تھا طاعت سے سوا

وہ عمرؓ کا قصدِ آزارِ رسولؐ :
اُس کو لے آیا بدرگاہِ قبول

خوش نصیبوں کے لئے ہے شر میں خیر
صُلح پر ہوتا ہے منتج ان کا بیر

ہے علیؓ کا یہ عمل مشکل کشا
حُبّ و بغض مرتضےٰ لِلّٰہ تھا

وہ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ سے !
متفق تھے صدق اور ایقان سے

ہے عیاں تاریخ کے غوّاص پر !
ان کی صلح و جنگ تھی اخلاص پر

(غلام دستگیر نامی)

حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہٗ کی نماز میں محویت

(از سید محمد عباس شیعی ناظم مَو و سلونے)

در وغا چوں ناوکِ اعدائے دیں
خورد بر پائے امیرالمومنینؓ

شد و رم بر پائے سرورؓ تا قدم
دردِ سوزش می شد افزوں دم بدم

بسکہ بے آرام بود از زخم و درد !
شاہِ دیں پیکاں ز پا بیروں نہ کرد

عاقبت چوں گشت سرگرمِ نماز
جسمِ او شد نرم از سوز و گداز

آں زماں بر حکمِ سردارِ زماں !
ہم چوں گُل کردند چاکش مومناں

چوں تنش شد موم از سوزِ دروں
باسہولت آمد آں پیکاں بروں

چوں بروں کردند از پائش خدنگ
شد زخوں سجادۂ او لالہ رنگ

از چناں درد و الم ایذا نیافت
بخیہ کردند و خبر اصلا نیافت

رفتہ بود از خوفِ حق ہوشش زسر — دیگر از پاسش چساں مے شد خبر!

چوں بروں آمد ازاں راز و نیاز

(ارسال کردہ میاں اعجاز حسین لاہوری)

دید و پرسید و عیاں گردید راز

حضرت علیؓ کے دشمن کو معاویہؓ کا جواب

(از غلام دستگیر نامی)

علیؓ کے عہدِ خلافت میں سوءِ قسمت سے — لڑائی کوفی و شامی میں ہوگئی برپا[1]!

یہ کلمہ گوؤں کی تھی جنگ کافروں کی عید — معاویہؓ کو یہ قیصر کا اک پیام آیا

علیؓ پہ حملہ میں کردوں اگر اجازت ہو — غرض ہے اس سے فقط آپکی مدد کرنا

معاویہؓ نے کہا کب مجھے گوارا ہے — کہ دیں دار پہ حملہ ہو ایک کافر کا

میری طرف سے ہے قیصر! یہ انتباہ تجھے — معاملے میں ہمارے جو تو نے دخل دیا

تو سب سے پہلے علیؓ کی طرف سے لڑنے کو

جو ہوگا تیرے مقابل معاویہؓ ہوگا

صدیقؓ و علیؓ کی جاں نثاری

(از شیخ عطار)

گر علی بود و اگر صدیقؓ بود — جانِ ہر یک غرقۂ تحقیق بود

چون بسوئے غار می شد مصطفٰے — خفتہ آں شب بر فراشش مرتضٰے

---

[1] لڑائی کے بعد صلح ہوگئی حضرت علیؓ نے ایک مراسلہ جاری کیا کہ ہم اور اہل شام ایک ہی دین (اسلام) کے متبع ہیں ہم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ جھگڑا خون عثمانؓ پر پیدا ہوا اور ہم اس سے بری تھے۔ (نہج البلاغت)

کرد جانِ خویشتن حیدر نثار ! تا بماند جانِ آں صدرِ کبار

پیشِ یارِ غار صدیقِ جہاں ہم برائے جانِ او در باخت جاں

ہر دو جاں بازانِ راہِ او شدند جاں فشاناں در پناہِ او شدند

تو تعصب کن کہ ایشاں مرد وار ہر دو جاں کردند بر جاناں نثار

گر تو ہستی مردِ ایں یا مردِ آں کو ترا یا وردِ ایں یا وردِ آں

ہمچو ایشاں جاں فشاندن پیشہ گیر یا خموش و ترکِ ایں اندیشہ گیر

تو علیؓ وانی و بوبکرؓ اے پسر وز خدا و عقل و جانی بے خبر

تو دریں رہ نہ خدائی نہ رسولؐ دست کوتہ کن ازیں رد و قبول

از تبرا و تولا پاک شو تو کفِ خاکی دریں رہ خاک شو

چوں کفِ خاکی سخن از خاک گو
جملہ را پاکیزہ دان و پاک گو

شانِ اصحابِ ثلاثہؓ کے متعلق

تاجدارِ دکن سے خطاب

(از مولانا ظفر علی خاں صاحب بی۔اے مدیر اخبار زمیندار)

اے کہ تیرے نام کا ڈنکا بجاتا ہے دکن اے کہ تیری ذات ہے فخرِ سلاطینِ زمن

اے کہ تیرے قصرِ دولت پر ہوئی پرتو فشاں دینِ پیغمبرؐ کے عالمتاب سورج کی کرن

اے کہ ہے تجھ سے روایاتِ سلف کی آبرو اے کہ تو نے کر دیا ہے زندہ آئینِ کہن

اے کہ تیرے سر میں ہے سودائے حُبِّ اہلبیت اے کہ تیرے دل میں ہے پیوست عشقِ پنجتن

مجھ کو بھی آلِ عبا سے ہے ارادت بے حساب میری گردن میں بھی ہے اُنکی عقیدت کی رسن

میں بھی ہوں ابنِ ابی طالبؓ کا اک ادنےٰ غلام میری آنکھوں میں ہے جنکی سطوتِ مرحب فگن

اور پکار اٹھتا ہوں میں بھی لا فتیٰ الا علیؓ
جب کسی میدان میں گھمسان کا پڑتا ہے رن

میرے اس مضموں کو لیکن چاہیئے وسعت کچھ اور
جس کی گنجائش نکالے گا میرا دیوانہ پن

میں ابوبکرؓ و عمرؓ پر بھی ہوں سو جاں سے نثار
مجھ سے سیکھے کوئی انکے نام چمکانے کا فن

گنبدِ خضرا شہادت دے رہا ہے آج تک
پائنتی ہے خواجۂ کونینؐ کی ان کا وطن

لرزہ ہو جاتا تھا طاری کفر کے اندام پر
ابروئے صدیقِ اکبرؓ پر جو پڑتی تھی شکن

جب عمرؓ کا نعرۂ مستانہ ہوتا تھا بلند
نشہ ہو جاتا تھا روما اور ایراں کا ہرن

اس میں بوبکرؓ و عمرؓ ہوں یا ہوں عثمانؓ و علیؓ
سب کی خوشبو سے مہکتا ہے خلافت کا چمن

زندہ و پائندہ ہے وہ دل الیٰ یوم التناد
جس میں ان چاروں کی الفت کا ہے دریا موجزن

یہ سوادِ اعظم اسلام کی آواز ہے
اے کہ تیرے نام کا ڈنکا بجاتا ہے دکن

نوٹ۔ اسی مضمون کو حضرت نظامی گنجویؒ متوفی ۵۹۶ھ نے سکندر نامہ میں بیان کیا ہے۔

حُبِّ ہر چہارؓ

به مهر علیؓ گرچه محکم پیم
ز عشق عمرؓ نیز خالی نیم

همیشه دل دریں چشم روشن دماغ
ابوبکرؓ شمع است و عثمانؓ چراغ

چار یارؓ

(محمد نور علی صاحب نعیم آرو کلکتہ)

چمنِ حمد میں خوش رنگ بہار آئی ہے
باغبانِ نعت کے غنچے کا تماشائی ہے

منقبت بن کے گھٹا چار طرف چھائی ہے
چار آئینہ میں اک شکل نظر آئی ہے

چار ہیں جلوہ نما چرخ نبوت کے چاند
صدق کے عدل کے عظمت کے شجاعت کے چاند

چار حرفوں سے ہوا نام محمدؐ مکتوب
چار مرسل ہوئے اللہ کے طالب مطلوب
چار افلاک سے آئیں ہیں کتابیں مرغوب
چار محبوبؐ دو عالمؐ کے تھے اپنے دل محبوب

چار ہیں جلوہ نما چرخ نبوت کے چاند....

چار مقبول ہیں درگاہ الٰہی میں ملک
چار ہیں عالم اسباب کے رخ زیر فلک
چار کعبہ میں مصلے ہیں بہ خلاق سمک
چار کی چار طرف کیوں نظر آئے نہ جھلک

چار ہیں جلوہ نما چرخ نبوت کے چاند....

چار سنت کے طریقے ہیں تو ہیں چار امام
چار مخلوق ہوئے خلق میں رکن اسلام
چار ہیں کشف و کرامت کے ریاضت کے مقام
چار کی بجتی ہے کونین میں نوبت ہر شام

چار ہیں جلوہ نما چرخ نبوت کے چاند....

چار سو چار نے پھیلائی ضیائے اسلام
چار کی تیغ سے کافر ہوئے چو رنگ تمام
چار کے نام سے کافور ہوا کفر کا نام
چار گلزار ہیں سرسبز صحابہؓ کے مدام

چار ہیں جلوہ نما چرخ نبوت کے چاند....

چار سو صدق میں صدیقؓ جو ممتاز رہے
غار میں سید کونینؐ کے ہمراز رہے
سامنے آپ کی عظمت کے عدو گرد رہے
رنگ کفار کے پھیکے رہے اور زرد رہے

چار ہیں جلوہ نما چرخ نبوت کے چاند....

چار سو ثور میں سامان حفاظت کا کیا
چادر پاک سے منہ بند کیا غاروں کا
ایک باقی جو رہا اس پہ انگوٹھا رکھا
نیش زن سانپ ہوا منہ سے نہ اف تک نکلا

چار ہیں جلوہ نما چرخ نبوت کے چاند....

چار سو عدل سے ہے فاروقؓ کا اے دل مشہور
تھے یہی سرور کونینؐ کے ثانی دستور

آپکے نام سے بھی کفر کی ظلمت کا فور　　جوہر تیغ سے چمکا دیا اسلام کا نور

چار ہیں جلوہ نما چرخِ نبوت کے چاند....

ہاتھ میں حضرت فاروقؓ نے جب لی تلوار　　دم ہوئے منکرِ دین ایک سے اور دو سے چار
جنگ میں آپ کا نعرہ تھا قیامت آثار　　قلعے فاروقؓ نے تسخیر کئے ساٹھ ہزار

چار ہیں جلوہ نما چرخِ نبوت کے چاند....

چار سو شور سخا حضرتِ عثمانؓ کا ہے　　حلم مشہورِ جہاں جامعِ قرآن کا ہے
مدح گوئی کرے کیا حوصلہ انسان کا ہے　　تیسرا رکن یہ اسلام میں ایمان کا ہے

چار ہیں جلوہ نما چرخِ نبوت کے چاند....

ابنِ عفانؓ ہیں داماد رسولِ مدنیؐ !　　بعد اللہ و نبیؐ جو ہیں زمانہ میں غنی
مخزنِ حلم و حیا اور مروت کے دھنی　　مصدرِ لطف و عطا مرجع شیریں سخنی

چار ہیں جلوہ نما چرخِ نبوت کے چاند....

شیرِ میدانِ شجاعت ہیں جناب حیدرؓ　　کر دیا زیر و زبر پل میں جنہوں نے خیبر
دیکھ کر آپ کی صورت کو فلک تھا ششدر　　تھے جلالِ آپ خدا کا تو جمالِ سرور

چار ہیں جلوہ نما چرخِ نبوت کے چاند....

آپ اقلیم ولایت کے شہنشاہ ہوئے　　صاحبِ دبدبہ و مرتبہ و جاہ ہوئے
ہر خفی اور جلی راز سے آگاہ ہوئے　　راہِ دین پر انہیں لے آئے جو گمراہ ہوئے

چار ہیں جلوہ نما چرخِ نبوت کے چاند....

ہیں یہ چاروں غرض احمدؐ کے گلستاں کی بہار　　اس گلستاں سے نکالے ہیں انہوں نے خس و خار
انکے جلوہ سے مٹی ظلمتِ اوہامِ کفار　　ہیں یہ چار افسرِ دیں بعد نبیؐ بے تکرار

چار ہیں جلوہ نما چرخِ نبوت کے چاند....

چاند کو ایک اشارہ سے کیا جس نے دو نیم　　اسکی عظمت کے تصدق میں مجھے بخش کریم

عام ہو اس کی مروت فیض عالمگیر ہو — علم اس کا بینھم رحماء کی تفسیر ہو
اُٹھتے ہی فاروقؓ کے شیطاں اگر آزاد ہو — اور خلافت دشمنی، آمادۂ افساد ہو
ہے یہی پہلی شہادت کلمہ گو کے ہاتھ سے — ورنہ ملتا تھا یہ جام اب تک عدو کے ہاتھ سے
کس نے پائی ہے شہادت ایسی پامردی کے ساتھ — جان دیدی اور نہ اُٹھے کلمہ گو قاتل پہ ہاتھ
کیوں نہ خوں اس غم میں ٹپکیں دیدۂ غمناک سے — صفحۂ قرآں پہ گلکاری ہو خونِ پاک سے
خونِ عثمانؓ ہو اسلامی سیاست کا زوال — قتلِ یحییٰؑ کی طرح اُمت پہ ہو جس کا وبال
خانہ جنگی کا اسی تاریخ سے آغاز ہو — ٹولیاں بننے لگیں باب مفاسد باز ہو

کثرتِ آرا سے پھر بھی ہو ہی جائے انتخاب — زینتِ تختِ خلافت ہوں جنابِ بوترابؓ
نوبت آجائے اگر چہ تا بہ صفین و جمل — وحدتِ اسلام میں پھر بھی نہ آئے کچھ خلل
علم اسرارِ شریعت کے خزینے باز ہوں — حل زبانِ مرتضےٰ سے عقدہائے راز ہوں
تازہ اُس کے دم سے ہو ذوقِ عبادت کا چمن — ہو وہ ذاتِ پاک مصداقِ تراھم رکعاً
اللہ اللہ مستیٔ جامِ حضوری کا اثر! — تیر کھینچا جائے تن سے اور نہ ہو اُس کو خبر
لکھیئے کیوں کر بیاں اس کی ادائے عفوِ عام — اپنے قاتل سے بھی جو لینا نہ چاہے انتقام
سیدالابرارؐ پر جیسے رسالت ہے تمام — حیدرِ کرارؓ پر یوں ہی خلافت ہے تمام

بعد ایماں جس طرح ارکانِ اسلامی ہیں چار — یوں ہی بعد از مصطفےٰ توحید کے حامی ہیں چار
نطقِ ربانی کے ادعائی مفسر چار ہیں — جسمِ ایمانی کے روحانی عناصر چار ہیں

توتیائے چشمِ عرفاں خاکِ پائے چار یار
حق تو یوں ہے شرطِ ایماں ہے ولائے چار یار

(ملخصاً)

صفتِ چار یار

(از فردوسی طوسی متوفی ۴۱۶ھ)

خدایا توئی داور و دستگیر
بہ بخشائے تقصیر ایں مرد پیر

رواں کن ورا در مقام رضا
فرود آر در درگہِ مصطفےٰ

بگفتارِ پیغمبرِ راہ جو !
دل از تیر گیہا بدیں آب شو

چہ گفتا خداوندِ تنزیلِ وحی
خداوندِ امر و خداوند نہی

کہ خورشید بعد از رسولاں مہ
نتابد بر کس چو بوبکرؓ بہ

عمرؓ کرد اسلام را آشکار
بیاراست گیتی چو باغِ بہار

پس از ہر دواں بود عثماںؓ گزیں
خداوندِ شرم و خداوندِ دیں

چہارم علی بود زوجِ بتولؓ
کہ اورا بخوبی ستاید رسولؐ

ایضاً

(از مولانا جلال الدین رومیؒ صاحب مثنوئ معنوی)

چوں ابوبکرؓ آیتِ توفیق شد
باچناں شد صاحب و صدیقؓ شد

چوں عمرؓ شیدائے آں معشوق شد
حق و باطل را چو دل فاروق شد

زاں نہ شد فاروقؓ را ہر گز گزند
کہ بُد از تریاقِ فاروقیش قند

ہیں بجو تریاقِ فاروق اے غلام
تا شوی فاروقِ دوراں والسلام

چونکہ عثمانؓ آں عیاں راعین گشت
نور فائض بود ذوالنورین گشت

چوں بروئیش مرتضےٰ شد دُرفشاں
گشت او شیرِ خدا در مرج جاں

منقبتِ چار یارِ کبارؓ

(از سلطان التارکین سیدنا حمید الدین حاکم والیٔ کیچ مکران۔ مدفون مومبارک ریاست بہاولپور ۷۳۶ھ)

(بعمر ۱۶۷ سال)

اے بادشاہِ مرسلاں اے سیدِ خیر البشر | اے سرفرازِ مقبلاں، اے سرورِ نیکو سیر
ہر یک زیارانت بود، اعدا کُش و دیں پرورے | اندر شجاعت سرورے، اندر سخاوت مشتہر

بوبکرؓ یارِ غارِ تو، آں محرم اسرار تو | کردہ فدا در کارِ تو، فرزند و جان وسیم و زر
صدیقؓ دریائے وفا، کانِ کرم گنجِ سخا | در فضل بعد الانبیا مر او بیا را تاجِ سر

فاروقؓ آں شاہ گزیں، از قوتش افزود دیں | از ہیبتش لرزاں زمیں، وز دیدہ اش ترساں زبر
راسخ بمثل افعالِ او، اخلاص ہم احوالِ او | بے سر ز تیغش خالؓ او، از دیدہ اش بیجاں بسر

عثمانؓ کہ ذوالنورین شد، چشم حیا را عین شد | وز خوف عینش عین شد، اندر جہاں ہم معتبر
مر مال کاں انداختہ در راہِ دیں در باختہ | اسپِ سخاوت تاختہ، در جمع قرآں نامور

شاہ چہارم شہ علیؓ، آں شیرِ حق والا ولی | مہرِ سپہر پُر ولی، چرخ اخترِ فضل و ہنر
آں شیرِ مرداں دغا آں شاہِ مرداں سخا | دامادِ شاہِ انبیا، شاہ جواناں را پدر

یارب بحقِ مصطفےٰ، بخشائے بر حاکمؒ بہا
و را بکن روزی لقا، تا شاد گردد زیں خطر

چار پھول

(از جناب اسلم لکھنوی اڈیٹر روزنامہ کارواں)

لایا ہوں بزمِ مدح میں مدحت کے چار پھول | اسلام کی بہارِ خلافت کے چار پھول

ؔ آپ نے کافر ماموں کو مقابلہ میں آکر ہلاک کر دیا تھا۔

خوشبو سے ہے بسی ہوئی اسلام کی فضا
کیسے مہک رہے ہیں خلافت کے چار پھول

تلوار کفر کے لئے دیں کے لئے سپر
معجز نما ہیں باغِ شجاعت کے چار پھول

اللہ نے دیئے ہیں، محمد سے پائے ہیں
ہادی ہمارے ہیں یہ ہدایت کے چار پھول

ایران میں عرب میں عجم میں عراق میں
مہکے کہاں کہاں یہ خلافت کے چار پھول

کیونکر نہ فرقِ دیں پہ یہ سہرا ہو خوشگوار
اس میں گندھے ہوئے ہیں عقیدت کے چار پھول

ڈوبارِ چار یارؓ میں جاتا ہوں شاد و شاد
دامن میں لے کے حسنِ عقیدت کے چار پھول

پہچانی عظمت ان سے خدا اور رسول کی
ہیں یہ ہمارے واسطے رحمت کے چار پھول

جب باغباں نبیؐ ہوں صحابہؓ ہوں حسنِ باغ
پھر کیوں نہ دیں بہار خلافت کے چار پھول

اسلم خدا نے بخش دیا ہم کو باغِ خلد
محشر میں کام آگئے مدحت کے چار پھول

(ملخصاً)

آفتاب و مہ غلام چار یارؓ

(از مولانا شاہ ابوالمعالی عالی مرحوم آلہ آبادی رح)

آفتاب و مہ غلام چار یارؓ
شش جہت روشن زنامِ چار یارؓ

ہست در جنت بہ پہلوئے نبیؐ
منزلِ عالی مقامِ چار یارؓ

اللہ اللہ فی صحابی آمدست
در حقِ ذاتِ کرامِ چار یارؓ

دینِ احمدؐ حشمت دیگر گرفت
در جہاں از احتشامِ چار یارؓ

از پئے ترویجِ دینِ پاک بود
دم بدم سعیِ تمامِ چار یارؓ

دینِ حق دینِ نبیؐ صلوا علیہ
شد قوی از اہتمامِ چار یارؓ

صبح و شام و روز و شب ایدل ز صدق
ورد می کن وردِ نامِ چار یارؓ

آں ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ بانہ
بر علیؓ شد اختتامِ چار یارؓ

امتِ سرورِ حلاوتہائے دیں	یافت از شیریں کلام چہار یارؓ

اند دل و جان است عالی حزیں

بندۂ آل و غلامِ چار یار

ثنائے چار یارؓ

(نتیجہ طبع جناب زیب النساء صاحبہ مہرؔ غازی پوری تخلص ازنامی)

زیبِ لب زیب النسا کے ہے ثنائے چار یار | جاگزیں قلبِ مومن سے ہے ولائے چار یارؓ
ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ جن کے نام | ہاں وہی حق نے محمدؐ کے بنائے چار یارؓ
احمدِ بے میم سے ہے خَلق نورِ احمدیؐ | اور اِس نور میں ہے ہے ضیائے چار یارؓ
کفر کا جھنڈا ہوا خوار و ذلیل و سرنگوں | جبکہ لہرایا زمانے میں لوائے چار یارؓ
رہبرِ اسلام تھے عالم میں یہ بعدِ رسولؐ | اِس لئے لازم ہے سب پر اقتدائے چار یارؓ
مشورے اِن کے صحیح اور ان کی رائیں تھیں صواب | خالقِ اکبر تھا خود ہی رہنمائے چار یارؓ

مہرؔ! خالق نے دکھایا ہے یہ اک روزِ سعید

جس قدر ممکن ہو کر مدح و ثنائے چار یارؓ

مجھے اُلفت ہے یارانِ نبیؐ سے

(از حضرت کافی مؤلف نسیمِ جنت مطبوعہ کانپور ۱۲۹۳ھ)

مجھے اُلفت ہے یارانِ نبیؐ سے | ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ سے
محبت اِن کی ہے ایمان میرا | ہیں ان کا مدح خواں دل جی سے
رسول اللہ کے یہ جانشین ہیں | نبیؐ راضی ہیں اِن سے یہ نبیؐ سے
یہ ہیں چرخِ نبوت کے ستارے | جہاں روشن ہے اِنکی روشنی سے

صحابہؓ کے ہوئے ثابت مناقب زبانِ دُرفشانِ احمدیؐ سے
رسول اللہ کب راضی ہیں اُن سے جو ہو ناراض احبابِ نبیؐ سے
جو ہیں اصحابؓ انصار و مہاجرؓ مجھے حسنِ عقیدت ہے سبھی سے

صحابہؓ کا یہ کافی مدح خواں ہے
خلوصِ جان و اخلاصِ دلی سے

ولہٗ

رتبۂ اصحابؓ حضرت صلعم

بیاں کس منہ سے ہو جو رتبۂ اصحابِ حضرت ہے کہ اُن میں ہر بشر کے واسطے کیا کیا شرافت ہے
صحابی کالنجوم اُنکے مناقب میں ہوا وارد کہ ان تاروں سے روشن برجِ افلاک ہدایت ہے
نہیں اس سے زیادہ اور کوئی رتبۂ عالی کہ حاصل ان کو فیض صحبتِ ختم رسالت ہے
بجا ہے گر ملائک رشک کھائیں انکے رتبہ پر جوارِ سید الکونینؐ میں جن کی سکونت ہے
مشرف ہو گئے ہیں دولتِ دیدارِ حضرت سے تو ان کے واسطے باغ جناں گلزار جنت ہے
تمامی عدل تھے اور سب کے سب راہِ خدا پر تھے یہی ہے مذہب حق اعتقادِ اہل سنت ہے
امیر المومنین صدیق اکبرؓ نائبِ حضرت یہ ایوانِ خلافت صدرِ دیوانِ صداقت ہے
پھر اسکے بعد ہے فاروق اعظمؓ جاہد و غازی کہ انسانِ بصیرت مردم عینِ عدالت ہے
مناقب کیا کروں عثمان ذی النورینؓ کے ظاہر کہ عین شرم و حیا مخزنِ جود و سخاوت ہے
خدا کا شیر حیدرؓ ابنِ عمؐ سرورِ عالمؐ کہ جسکے دستِ بالادست میں تیغِ شجاعت ہے
شعار و عادتِ اصحابؓ سلطانِ رسل باہم مروّت ہے فتوت ہے مودت ہے محبت ہے
ملی ہو دولتِ دیدارِ محبوبِ خدا جس کو عجب طالع۔ زہے مقسوم۔ کیا وہ نیک قسمت ہے
خدا راضی ہے اُن سے اور وہ راضی خدا سے ہیں جنابِ رحمتِ عالمؐ کو انکے ساتھ شفقت ہے

ایضاً

(از مولانا مظہر الحق صاحب مرحوم)

چار یار اند در جہاں معروف — چوں محمدؐ بہ نظم چار حروف
چار یار اش مدارِ ہفت فلک — چہ بدرگاہِ حق چہار ملک
چار یار اند چار حدِ کمال — مشرق و مغرب و جنوب و شمال
چار یار اند با محبت ہم — چوں محبت بہ چار حرف بہم
چار یار اند با عدالت و داد — چوں بہم خاک و آب و آتش و باد
چار یار اند از سر آداب — خیمۂ شرع را چہار طناب
نام مصحف کہ چار حرف نہند — انتظامش چہار یار دہند
صدق و عدل و حیا و علم نبیؐ — بود در ہر چہار یار خفی
چہ تر انگشت مصطفیٰؐ است بہ مشت — چار یارش مثالِ چار انگشت

ایضاً

(از حسانِ عجم افضل الدین ابراہیم خاقانی شروانی صاحب تحفۃ العراقین متوفی ۵۸۲ھ ۱۱۸۷ء)

پیشش دو خلیفہؓ رخ نہفتہ — جوزا بہ کنارۂ شمس خفتہ
ہر سہ شدہ یک نہاد و یک راہ — چوں یک الف و دو لام اللہ
عثمانؓ چو احمد اقتدا کرد — نہ بر سرِ گنج سر فدا کرد
گلگونہ نمود خونِ عثمانؓ — بر روئے مخدراتِ قرآں
خود خونِ مظہر چناں کس — گلگونۂ قدسیاں شد و بس
سرہا ببینی کلاہ و ریائے — در مشہدِ مرتضیٰ زمیں سائے

ہر چار چہار رکنِ تمکیں | بل چار حدودِ کعبۂ دیں

ایضاً

(از نامعلوم الاسم)

چار رکنِ حریم ایمانند | ور رہِ شرع چار ارکانند
چار جوئے چمن رضوانند | مظہرِ چار قُل قرآنند

چراغ و مسجد و محراب و منبر | ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

ایضاً

(از مولانا نور اللہ صاحب فتح متوفی سنہ ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء)

یارانؓ نبیؐ عناصر دیں | غواص محیطِ عز و تمکیں
رضوانِ خدا بہ چار یاراں | بوبکرؓ و عمرؓ علیؓ و عثمانؓ

ایضاً

(از حضرت محمد یحییٰ خوب اللہ الہ آبادی متوفی سنہ ۱۱۴۴ھ)

بے ولائے چار یارؓ اے دل نہ گردد دیں درست
کُنہائے کعبہ بزرگاں بود ناچار چار

رباعیات مدحیہ چار یارؓ

(از مولانا ناصر علی دہلوی)

آں بادہ کہ در میکدۂ تحقیق است | از ابن قحافہؓ اش ابریق است

آغازِ وجود از گہرِ پاکِ نبیؐ است | تصدیقِ نخستیں زدلِ صدیقؓ است
ہر نخل کہ در حدیقۂ خیر و شراست | از فیضِ عدالت است اگر بار وراست
ایں کاہکشاں کہ دیدہ باشی ہر شب | بر دوشِ فلک زدرۂ عدلِ عمرؓ است
آن نورِ حیا کہ نام او عثمانؓ بود | از باغِ شہادتش گلِ ایمان بود
ہر قطرۂ خوں کہ ریخت از پیکرِ او | عنوان آرائے آیۂ قرآن بود
اے منکرِ دلفگارِ راہت بخطا است | بے جا است کہ ہر چہ می سرائی بیجا است
فرمود نبیؐ لحمک لحمی بہ علیؓ | شق القمر از وجودِ ایشاں پیدا است

ایضاً

(از شاہ علی کبیر مرحوم نواسہ حضرت شاہ اجمل الہ آبادی متوفی ۱۲۸۴ھ)

صدیقؓ کہ تقوائے بودش اصلِ اصیل | اوّل تصدیق کرد او دینِ نبیل
در جملہ صحابہؓ اسبق الایمان شد | صدیقؓ لقب یافتہ از ربِ جلیل
فاروق عمرؓ فارقِ حق و باطل | گردید چو باسرورِ عالم یکدل
اسلام ہنا بید بعزت و تمکیں | از دہر بشد کفر سراسر زائل
عثمانؓ کہ ملقب شدہ با ذوالنورینؓ | عقدش کردہ نبیؐ بدو نورالعین
بود او کاملِ حیا و ایماں ! | باشد بہ نبیؐ رفیق بازینت و زین
شاہے کہ علیؓ است نام پاکش بہ جہاں | ابنِ عمِ نبی است آں شاہِ شہاں
شد ختم خلافتِ پیمبر بروے | اولادِ نبیؐ زصلب او گشت عیاں

یہ چاروں یارؓ برحق رکن ہیں دینِ پمیبرؐ کے

(از حضرت مراد شاہ لاہوری متوفی ۱۲۱۵ھ ۱۸۰۰ء مدفون موضع مردانہ تحصیل شاہدرہ)

نہ ہو رتبہ بڑا کیوں حضرتِ صدیق اکبرؓ کا
خدا قرآں میں بولا ہے جسے ثانی[1] پمیبرؐ کا

شہِ عادل امیر المومنین فاروق اعظمؓ ہے
ہوا انصاف جس کا رونق افزا دین و کشور کا

غنی و صاحبِ جود و سخا عثمان بن عفانؓ
کہ حاتم بھی ہے ادنےٰ ریزہ چیں اک اسکے خوان کا

شہنشاہ جہان و شیر میدان و شاہ حیدرؓ
شجاعت سے کیا ہے فتح جس نے قلعہ خیبر کا

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمان و حیدرؓ کا وہ درجہ ہے
جو درجہ ہے چراغ و مسجد و محراب و منبر کا

یہ چاروں یارؓ برحق رکن ہیں دینِ پمیبرؐ کے
نہیں ہے کوئی اصحابوں میں اور ان کے برابر کا

رضامندی خدا کی اور محمد مصطفےٰؐ کی تو!
اگر چاہے مرادؔ آستاں بوس انکے ہو در کا

---

[1] اشارہ طرف آیہ ثانی اثنین اذ ھما فی الغار۔